

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ  
مباحثات

بروز اتوار مورخہ 29 اپریل 1997  
(بمطابق 22 صفر 1418 ہجری)

شمارہ 3

جلد 5



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

- |    |  |
|----|--|
| 1  | 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ              |
| 2  | 2- نشا زودہ سوالات اور ان کے جوابات            |
| 28 | 3- تحریک التوا                                 |
| 73 | 4- مسودات قانون (فنانس ترمیمی بل 1997)         |
| 75 | 5- مسودات قانون (ہزارہ یونیورسٹی بل 1997)      |
| 76 | 6- مسودات قانون (نوادرات کابل 1997)            |
| 79 | 7- مسودات قانون (آپاشی و نکاس اتھارٹی بل 1997) |

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز اتوار مورخہ 29 اپریل 1997ء

بمطابق 22 صفر 1418ھ کو صبح دس بجکر بیالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ خان چمکنی، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ط فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۝ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ  
اللَّهِ ط ذَلِكَ الدِّينُ الْقِيمُ وَلَكِنْ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ  
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِعَاءَ  
كُلِّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝

(ترجمہ) تہ ہمیشہ خپل مخ د دین اریخ تہ ساتہ، یومخیزے اوسیرہ، د خدانے  
پاک پہ فطرت قائم اوسیرہ چہ اللہ پاک بتول خلق پیدا کری دی۔ د اللہ پاک پیدا  
کری مخیزونہ بدلول پکار نہ دی۔ بس دغہ سم دین دے خو اکثر خلق نہ  
پوہیری۔ تاسو خدانے پاک تہ خپل مخونہ اوگرخوی او ہغہ طرف تہ رجوع  
اوکری او د ہغہ د نیوکے نہ ویرہ اوکری۔ د مونخ پابندی ساتی او پہ مشرکانو  
کسب خان مہ گد و د کوئی۔ چا چہ خپل دین توتے توتے کرو او ہغوی بتولی  
بتولی شول، ہر بتولے پہ خپلہ طریقہ باندے خپل خان تہ غاورہ دے۔

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Malik Jehanzeb Khan to please ask his question no1.

Malik Jehanzeb Khan, please.

1\* - ملک جہانزیب، کیا وزیر آبپاشی آزرہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر میں بمقام سلطان خیل درہ میرہ ایریگیشن سکیم کا سروے ہو چکا ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم سے وسیع رقبہ قابل کاشت ہو جائے گا،

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اجابت میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں نہر کی منظوری کے اعلان کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی): (ا) اس دفتر کے ریکارڈ کے مطابق سکیم مذکورہ کا سروے نہیں ہوا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم سے ایک وسیع رقبہ قابل کاشت ہو سکتا ہے۔

(ج) متعلقہ سکیم کی Feasibility report تیار کرنے کی خاطر اس کو سال 1998-99 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے گا اور بصورت منظوری اور مطلوبہ فنڈ فراہم کرنے پر محکمہ مطلوبہ کارروائی عمل میں لائے گا۔

جناب سپیکر، سپلیمنٹری کوئی کنہ جی۔ ہاں جی، سپلیمنٹری کوئی۔۔۔ (شور)

ملک جہانزیب، جناب عالی! خمونہ د دیر زیا تہ علاقہ چہ کومہ دہ، نودا دریانے

پنجگورہ چہ د دیر نہ تیر شوے دے نو خمونہ دے علاقے تہ نے ہیخ قسم او بہ

نہ دی راکرے، ہیخ فاندہ نے مونہ لہ نہ دہ راکرے۔ پہ دے سلسلہ کتب ما دا

تحریک پیش کرے دے چہ کہ چرے د دے دریانے پنجگورہ پہ دوانرہ ساند

باندے د نہرونو غہ انتظام اوکرے شی نو خمونہ پہ لکھونو ایکرہ زمکہ بہ د دے

نہ سیراب کیجی۔ نو د دے متعلق خما دا د سپیکر صاحب پہ وساطت ایوان تہ دا خواست دے چہ مہربانی د اوشی د نہرو نو غہ انتظام دا وکرے شی۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر صاحب! مخنگہ چہ خما و رور خبرہ اوکرہ، مونہ تہ د دے علم دے چہ خمونہ صوبہ چہ دہ، ہفہ ایگریکلچرل صوبہ دہ او دلہ اندہ ستری ہم نہ شی لگیڈے او کوشش خمونہ دا دے چہ زیاتہ نہ زیاتہ علاقہ مونہ اوبہ خور کرو۔ خمونہ تقریباً 6.25 ملین ایکڑہ داسے زمکہ شتہ چہ ہفہ مونہ سیراب کولے شو خو مخنگہ چہ مونہ ہمشہ دا عرض کوفہ چہ د وسائلو د کمٹی پہ وجہ دا مونہ تہ پر اہلم دے او ما دے و رور تہ جواب دا لیکلے دے چہ مونہ کوشش بہ کوفہ چہ 1998-99 کسب د دے Feasibility وا چوفہ او چہ ہر کلہ مونہ سرہ فنڈ راشی نو انشا اللہ ضرور بہ تے کوفہ

جناب سپیکر، خما خیال دے اوس خو بہ مو تسلی شوے وی چہ فنڈ ملاؤشی ----- (قطع کلامی) -----

ملک جہان زیب، بالکل جی، خہ د منسٹر صاحب د دے جواب نہ مطمئن یمہ خو عرض دا کوم چہ دوی دلہ ما تہ پہ جز (الف) کسب دا جواب را کرے دے چہ دغلہ غہ سروے ریکارڈ نشتہ نو دا سروے شوے وہ، خما پہ خیال د 88-1985 پہ مینخ کسب دا سروے شوے وہ او ڊیر وخت نہ د دے سروے نشانات موجود وو۔ کومے بورجیانے چہ جورے شوے وے نو ہفہ موجود وے حالانکہ وخت ڊیر اووتو، غہ عمل در آمد پرے اونہ شو نو خہ دا عرض کومہ چہ دا سروے شوے وہ۔

جناب سپیکر، دا بیا تاسو ریکارڈ اوگورنی چیک بہ شی جی۔

وزیر آبپاشی، سپیکر صاحب دا Clear cut ہفوی لیکلی دی چہ مونہ سرہ

دفتر کنز ریکارڈ نشہ، کیدے شی چہ ہسے ایکسین خان لہ مخہ کپی وی یا  
ددوی دخوشحالولو دپارہ نے کپی وی خومونہ سرہ ریکارڈ نشہ۔

جناب سپیکر، Further بیا تپوس بہ نے اوکرنی۔

وزیر آبپاشی، او بالکل تپوس کولے شی۔

**Mr. Speaker:** Mr. Akram khan Durrani to please as his question

No 25, please,

\*25 جناب اکرم خان درانی، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم فرمائیں گے کہ۔

(ا) - آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں علاقہ سورانی زراعت اور باغات کے لیے مشہور ہے؟

(ب) - آیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقے کو دریائے کرم سے ویال شاہ جوئیاں اور ویال  
کچکوٹ اسد خان کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے؟

(ج) - آیا یہ بھی درست ہے کہ ویال شاہ جوئیاں جو تقریباً دو ہزار کنال زمین کو پانی دیتا ہے  
1991-92 میں تقریباً آٹھ لاکھ روپے خرچ ہوئے لیکن یہ ویال سیلاب کے دوران خراب  
ہو جاتا ہے پانی نہیں فراہم کر سکتا جس کی وجہ سے کھڑی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

وزیر آبپاشی، (ا) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) - جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) - یہ درست ہے کہ ویال شاہ جوئیاں، ویال کچکوٹ اسد خان وسیع زرخیز رقبے کو پانی دیتا  
ہے، چونکہ دریائے کرم کے کنارے دوران سیلاب دریا بڑھ ہو جاتے ہیں اور کھڑی فصلیں  
تباہ ہو جاتی ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے مورخہ 13/5/1991 کو سکیم منظور ہوئی۔  
حکومت نے 1731400 روپے منظور کئے ہیں اور فنڈز مذکورہ 92-93 ADP صوبائی حکومت  
نے میا کی اور یہ کہ آدھا رقم اکرم خان ایم پی اے اپنے صوابدیدی فنڈ سے مختص کریگا۔  
لیکن ایسا نہیں ہوا جس کی وجہ سے سکیم مکمل نہیں ہوئی۔

(ج)۔ جی ہاں لہذا دوبارہ PC-1 بنایا گیا اور (ADP No 1477(95-96) میں سکیم منظور ہوگئی ہے، جس کے لیے 1995-96 میں ٹینڈرز ہوگئے ہیں لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام مذکورہ شروع نہیں ہوا۔ آئندہ یا رواں سال میں جب بھی فنڈز دستیاب ہونے دونوں سکیموں پر کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! یہ سوال کنیں ما دا تپوس کرے دے چہ پہ دغہ دریا باندے خمونڑہ توله علاقہ آبادہ دہ چہ د ضلع بنوں علاقہ سورانی د زراعت او د باغات دپارہ مشورہ دہ او دا د دریانے کُرم نہ ویال شاہ جولیاں او ویال کچکوٹ اسد خان باندے آبادہ دہ او دا دیرہ آبادہ ایریا دہ او پہ دے کنیں دیر باغات دی او د دے دپارہ تقریباً 17,00,000 روپے منظورے وے او تر اوسہ پورے چہ مخومرہ کار شوے دے، منسٹر دے دے جواب ورکری وزیر آبپاشی:۔ مٹنگہ چہ ما مخکنیں عرض او کرو چہ ددوی خو خبرہ دا وہ چہ 17,00,000 روپو دا سکیم وو، دے کنیں 50% خمونڑ ایم پی اے صاحب پخپلہ پکنیں دا Committed وو چہ خہ بہ د کپ فنڈ نہ ورکوم خو بد قسمتی وہ یا ہر مٹنگہ چہ ہغہ حکومت لارو جی، اوس مونڑ د دے تیندر ہم کرے دے او بیا دوی تہ پہ جواب کنیں مونڑ دا لیکلی دی چہ کہ "آئندہ رواں سال میں جب بھی فنڈ دستیاب ہونے، دونوں سکیموں پر کام شروع کیا جائے گا"۔ بد قسمتی سرہ خمونڑ داسے ہمیشہ چہ بجٹ پیش کیری نو ہغہ مونڑ داسے الفاظ او دھندسو ہیر پیر باندے بجٹ پیش کرو او بیا داسے حالات پیدا شی چہ مونڑ تہ بیا پیسے نہ ملاویری۔ ستاسو توجہ پہ دے خبرہ راگرخوم چہ مونڑ تہ دا یو ایندہ ایم چہ آپریشن ایند مینٹیننس ورتہ وائی، صرف 14% دے چہ بجٹ کنیں مخومرہ پیسے Reflect شوے دی صرف 14% داسے دے چہ دیپارٹمنٹ تہ

ملاؤ شوے دے او بیا چہ دا Flood protection چہ دے، پہ دے کسبن مونر تہ صرف 2.30% چہ کوم بجت کسبن Figure reflect شوے دے 2.30% مونر تہ ملاؤ شوے دے نو خما خوہم دا عرض دے چہ کلہ اقتصادی حالات خمونر د صوبے، د فنانس پوزیشن بنہ شی نو مونر چہ تیندر ہم اوکرو نو د دے مطلب دا دے چہ We are intrested خود فنڈ پہ وجہ باندے پاتے دے کلہ چہ فنڈ دستیاب شی نو انشالہ دے باندے بہ کار شروع شی۔

جناب سپیکر، مطلب دا دے چہ غومرہ زر ترزہ فنڈ دستیاب شی۔

وزیر آبپاشی: زر ترزہ جی تیندر شوے دے جی نو انشالہ بیا بہ اوشی۔

جناب سپیکر: خما خیال دے چہ اوس تاسو بہ Satisfied یینی، تھیک شوہ

Thank you, Mr. sher zman sher, MPA to please ask his Question No.33

\*33 جناب شیر زمان شیر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) - آیا یہ درست ہے کہ جہانگیرہ تور ڈھیر جلپنی نہر اپر سوات اور نہر پیپور کا آخری حصہ ہے؟

(ب) - آیا یہ بھی درست ہے کہ آخری حصہ پر ہونے کے باعث علاقہ کی فصلوں کو پانی نہیں پہنچتا، جس کے باعث فصلیں تباہ ہو رہی ہیں؟

(ج) - آیا یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ میر افضل خان (موجوم) کے حکم پر موضع جہانگیرہ کے لیے ٹوب ویلوں کا ایک پیکیج تیار کیا گیا تھا

(د) - اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اجابت میں ہوں تو۔

(۱) مذکورہ ٹوب ویلوں کے پیکیج کی مکمل تفصیل فراہم کی جانے۔

(۲) مذکورہ علاقے کو پانی فراہم کرنے کے لیے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے۔

وزیر آبپاشی، (ا) یہ درست ہے کہ مواضعات جمانگیرہ تور ڈھیر اور جلدینی نر اپرسوات اور نر بیور کے آخری حصے پر واقع ہیں۔

(ب) - مواضعات جمانگیرہ تور ڈھیر اور جلدینی کی زمینوں کو اپرسوات کینال کے انڈس برانچ اور جمانگیرہ مائیر اور بیور میں کینال کے ٹیل سے پانی ملتا ہے چونکہ ان مواضعات کے رقبے دونوں سسٹم کے ٹیل پر واقع ہیں۔ لہذا محکمہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ ان رقبوں کو اپنا مناسب حصہ ملے جہاں تک معزز رکن اسمبلی نے جس پانی کی کمی کے طرف اشارہ کیا ہے تو اس ضمن میں یہ گزارش ہے کہ پانی کی کمی اپرسوات کینال اور بیور کینال کے تمام متعلقہ زمیندار محسوس کرتے ہیں اسی وجہ سے کہ پراجیکٹ میں فصلوں کی کاشت کا جو ہدف مقرر کیا گیا ہے اور جس کے لیے حکومت نے پانی کی منظوری دی ہے وہ متعلقہ مالکان اراضی ملحوظ خاطر نہیں رکھتے۔ فصل خریف اور فصل ربی میں کاشت کا ہدف بالترتیب رقبے کا  $2/5$  اور  $3/5$  کا تناسب مقرر کیا گیا ہے جس کے برعکس زمیندار ان تمام رقبے میں فصل کی کاشت کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منظور شدہ پانی پورے رقبے کی سیرابی نہیں کر سکتا، خاص کر موسم گرم کی انتہائی ضرورت کی دنوں میں زمیندار ان پانی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ پانی کی رسد صوبائی سکارپ پراجیکٹ اور بیور ہائی لیول کینال کے منصوبوں کی تکمیل کے بعد بہتر ہو جانے گی اور زمینداروں کے بعد بہتر ہو جانے گی اور زمینداروں کو ضرورت کی مطابق پانی کی ترسیل ممکن ہو سکے گی۔

(ج) - جی نہیں

(د) - (ا) جی نہیں

(۱۱) بیور ہائی لیول کینال اور دوسرے منصوبوں کی بدولت بہت جلد پانی کے وافر مقدار کے فراہمی ممکن ہو جانے گی جس کے بدولت علاقہ مزید سرسبز اور شاداب بن جائے گا۔

جناب شیر زمان شیر، جناب سپیکر صاحب! دوسری منلی دی چہ او د اویو کے

دے، دے تیل لہ بل خاے کنب دوی ونیلی دی چہ زمیندار دغہ کاشت زیات  
کوی نو پہ دغہ وجہ باندے، سپیکر صاحب! تاسو خپلہ زمیندار یئی دا تیل  
دے او د تیل د وجے نہ پہ تیل کنب دا ابو کھے وی، دوی چہ کوم معیار مقرر  
کړے دے فی گھنٹہ یا دس کنال یا پانچ کنال، پہ بتانم کنب ہغہ چہ دس کنال دوی  
مقرر دی فی گھنٹہ، ہغہ پہ تیل کنب دو کنال نہ اوبہ کوی۔ بل پہ دے کنب  
امبار یو غر دے پیہور نہر چہ پہ کومہ راغلی دے غو کالہ اوشو چہ ہغہ غر  
ہلتہ خویری جی د نہر د صفائی د نہ وجے وروستو اوبہ دیرے وی، دب  
وی بکتہ چہ کوم خاے لاهور تحصیل شروع کیری، لاهور تحصیل لہ اوبہ  
د ہغہ غر پہ وجہ باندے ہلتہ دب ورکوی، وروستو نہر شلنی، مخکن اوبہ  
نہ راخی۔ محکمے تہ غو پیرے مونر خواست اوکرو ہغوی وائی چہ مونر  
سرہ فندہ نشتہ چہ مونر د دے صفائی اوکرو۔ دا پہ (ج) کہ آیا یہ درست ہے کہ  
سابق وزیر اعلیٰ میر افضل خان صاحب (مروم) کے حکم پر موضع جمانگیرہ کے لئے ٹیوب  
ویلوں کا ایک پیکج تیار کیا گیا۔ دوی لیکلی دی چہ "جی نہیں"۔ دا پہ یوہ جلسہ  
عام کنب سابقہ وزیر اعلیٰ میر افضل خان صاحب ونیلی وو۔ دغہ شان د  
جہانگیری خلقو فریاد اوکرو، ہغہ اوونیل چہ د دے دپارہ یو پیکج تیار کرنی  
اود دے دپارہ بہ خہ د فندہ بندوبست اوکرم، اودا پیکج، د تیوب ویلو چہ دے  
نوخہ بہ تیوب ویلے دلته کنب کومہ۔ دا کیس تیار شوے دے پہ ہغہ وخت  
کنب، ہغہ د سیکرٹری ایریگیشن دفتر پورے رارسیدلے دے۔ دوی لیکلی دی  
چہ "نہیں" ہغہ د سیکرٹری ایریگیشن دفتر پورے ہغہ وخت کنب رارسیدلے  
دے جی۔

جناب وزیر آبپاشی، جناب سپیکر صاحب! خما ورورخبرہ اوکړہ، دے کنب

دا اوبہ ہفہ تیل ته نه رسی ہفہ مونر Accept کوف۔ هغه کین مونر دا کوشش کوف چه دا پیورکینال او دا صوابی سکارپ باندے انشاء اللہ کوشش به کوف چه اوبہ تیل پورے اورسیری او مخنگه چه ما مخکنین عرض اوکرو چه مونر غومره چه صوابی، مردان، او چارسده Important دی او په دے وجه باندے خو مونر د کالا باغ دیم هم مخالفت کوف چه خالی شپارس اربہ روپنی خو خالی دا علاقہ د تمباکو ایکسانز ذیوتی مرکز دی حکومت ته ورکوی، مونر کوشش کوف چه دا زیات نه زیات ورته اوکرو خو دے خل دا سے حالات پیدا شول چه حما خیال دے چه د پاکستان په تاریخ کین دومره کیه اوبه په دریانے سوات کین نه دی راغلی ' غومره چه دے خل راغلی دی نو په دے وجه دے ورورته دا عرض کوم چه محکمه پوره کوشش کوی چه دا کار اوشی خو مونر، چرته خدائی طرف نه خبره راشی نو مونر Helpless یو

جناب سپیکر: مطلب دا دے چه دصفتائی هغه پوره فته-----

جناب وزیر آبپاشی، هغه انشاء اللہ پوره طریقے سره به کوف باقی دا ده چه دکوم تیوب ویلونو خبره حما وروراوکره نو په دے کین دا عرض کوم چه دیپارٹمنٹ دا لیکي چه مونر سره هیخ ریکارڈ نشته او کومه پورے چه د جلسے جلوس خبره ده دا خو خه هیخ دا سے نه شم وئیلے چه دا به چا هغه کرے وی زه ته Respect کوم زما مشر وو او زمونر وزیراعلیٰ پاتے شوے دے او د حکم تعمیل پکار وو چه شوے به وو په هغه وخت کین دیپارٹمنٹ مونر ته مخه ریکارڈ نه دے راکرے نو په د وجه زه به کوشش بیا هم اوکرم او معلومات به کوف انشاء اللہ د ممیر صاحب سره، د دیپارٹمنٹ سرے به هم

راوغوارو او اوبہ گورو چہ بھائی نا ولے ؟ دوی وانی چہ رسیدلے وو تاسو ولے وانی چہ دا نہ دے رسیدلے اوکہ دا غلط جواب وی نو انشاء اللہ دھغوی خلاف بہ سخت نہ سخت ایکشن اخلو۔

جناب سپیکر، خما خیال دے ستاسو بہ بنہ تسلی شوی وی۔

جناب شیر زمان شیر، خہ پہ دے کنب یوہ خبرہ کوم جی، ضمنی سوال دے مخنکہ چہ منسٹر صاحب اوے یقین دھانی نے ورکرہ، مخنکہ چہ دے وانی چہ مونڑہ د کالا باغ دیم مخالفت کوف دغہ شانتے جی مونڑہ ہم، زمونڑہ حلقہ چہ دہ نو ہفہ ہم دغلته کنب شروع کیڑی، مونڑہ ہم د کالا باغ دیم مخالفت کوف جی، دوی سرہ مونڑہ پہ دغہ کنب متفق یو، د کالا باغ دیم مخالفت خکہ چہ زمونڑہ پہ سکارپ باندے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، دا جی د کالا باغ دیم مخالفت نور پریز دنی۔

جناب شیر زمان شیر، زہ د وزیر صاحب دا شکریہ ادا کوم جی د پیورہانی لیول کینال خبرہ اوکرہ چہ پیورہانی لیول کینال سرہ بہ د دے علاقے د اوبو مسئلہ چہ دہ، دا بہ حل شی زہ دہہ شکریہ ادا کوم جی۔

جناب وزیر آبپاشی، تھیک شوہ بالکل جی۔

Mr. Speaker : Mr. Sher Zaman Sher Sahib to please ask his

Question No.34.

\*34 جناب شیر زمان شیر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) - آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں محکمہ آبپاشی کے چند ریٹ ہاؤس ہیں؟

(ب) - آیا یہ بھی درست ہے کہ جلیبی ریٹ ہاؤس اور لاہور ریٹ ہاؤس کی حالت نہایت

خستہ ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے مذکورہ ریٹ ہاؤس کی مرمت نہیں ہوئی؟

(ج)۔ اگر کتاب کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت ریٹ ہاؤسز کی فوری مرمت یا نیلامی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی: (ا) یہ درست ہے۔

(ب)۔ جہاں تک محکمہ آبپاشی صوابی کے جلبنی ریٹ ہاؤس کا تعلق ہے تو گزشتہ تین سالوں سے اس میں مرمت فنڈ کی کمی کی وجہ سے نہیں ہو سکتی ہے پھر بھی اس کی حالت قدرے بہتر ہے لیکن اس کے باوجود مزید مرمت کی ضرورت ہے تاکہ یہ قابل استعمال ہو سکے۔ جہاں تک محکمہ آبپاشی صوابی کے لاہور ریٹ ہاؤس کا تعلق ہے تو گزشتہ کئی سالوں سے ناگفتہ بہہ حالت میں ہے کیونکہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس کی کوئی مرمت نہیں ہو سکی ہے۔

(ج)۔ محکمہ نے اپنے سالانہ مرمت پروگرام کے تحت ان دو انپکشن ہاؤسز کی مرمت کے لئے فنڈز کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے۔ فنڈز ملنے پر ان کی مرمت کی جائیگی۔ حکومت ان انپکشن ہاؤسز کی نیلامی کا تاحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی؟

جناب شیر زمان شیر، جناب سپیکر صاحب! نا جی دغلته زمونہ پہ علاقہ کنہ د ایریگیشن ریست ہاؤس دے جی د دے سرہ جی اضافی زمکہ ہم شتہ او دغہ زمکہ ہم ہسے خرابیری پہ دے کنہ د لکھونور وپوشوے، سنبل دی او ہغہ ہم دغہ شانته دغہ کیری نو یا خود دے پہ صحیح طریقہ باندے نگرانی داوشی چہ دغہ سنبل یا شوے یا دغہ زمکہ چہ کومہ ددے سرہ دہ زما خیال دے جلبنی ریست ہاؤس سرہ، تقریباً پچاس، ساتھ کنال زمکہ دہ جی، دیرہ قیمتی زمکہ دہ ہغہ دغہ شانته ضائع کیری نو دا مہربانی بہ وی چہ یا دے ورلہ توجہ ورکرے شی یا دے دا Open دغہ شی ددغے علاقے، یا دے دا نیلام شی۔

جناب وزیر آبپاشی، جناب سپیکر صاحب! زما ورور خیرہ اوکرہ دا جلبنی

ریسٹ ہاؤس چہ دے پہ Nov, 1915 کنس جور شوے وڑ او دا لاهور ریسٹ ہاؤس چہ دے پہ March, 1914 کنس جور شوے وڑ او کومہ پورے چہ دامونہ خو پہ دے عرض کوف چہ ہویلپمنٹ دپارہ مونہ سرہ پیسے نہ وی نو مونہ پہ ریسٹ ہاؤسز باندے پیسے چرتہ نہ راورو اولگوف او ٹنگہ چہ زما ورو خبرہ اوکپہ، د دے د پارہ یوہ کمیٹی جورہ دہ چہ ہغہ بہ د ریسٹ ہاؤسونو او د دے زمکو ہغہ فالتو چہ کوم مونہ نہ دی ہغوی بہ دوی کوی او یوسف ایوب صاحب د ہغے مشر دے نو مونہ بہ دا بتول Detail بہ یوسف ایوب صاحب تہ واستوف او کوشش کوف چہ دا زمکہ چہ چرتہ داسے استعمال کنس راولو چہ ہغے باندے مونہ زیات نہ زیات ترقیاتی کارونہ اوکپو نو انشاء اللہ پہ دے باندے کمیٹی جورہ دہ پہ د باندے بہ مونہ عمل در عمل زر تر زرہ کوف۔

جناب سپیکر، زما خیال دے تسلی مو او شوہ۔

جناب شیر زمان شیر، اوجی۔

جناب نجم الدین، زما مانیک بند دے دوی اوونیل چہ ریسٹ ہاؤسونہ بہ نیلام کری۔

جناب وزیر آبپاشی، ما دا نہ دی ونیلی چہ ریسٹ ہاؤسونہ، چہ کوم فالتو زمکے دی د ہغے نہ مونہ فائدہ اوچتہ کرو او بیا ایریگیشن ریسٹ ہاؤسونہ چہ دی ہغہ خو زما خیال دے، مونہ بہ پہ دے پورہ سروے کوف، مخکنس زمانہ کنس کمیونیکیشن دومرہ نہ وو نو ہر خانے کنس چرتہ اتما نرو کنس ہم ریسٹ ہاؤس دے او لاهور کنس ہم ریسٹ ہاؤس دے او جلبنی کنس ہم ریسٹ ہاؤس دے، نو دا ریسٹ ہاؤسونہ بہ مونہ گورو چہ مونہ تہ زیات ضرورت نہ وی نو دا بہ مونہ بتول Dispose off کوف بہ ئے، ولے چہ اوس

کمیونیکیشن ذرائع دومرہ زیاتے دی چہ سرے پینور نہ تلے را تلے شی، چاریدے نہ تلے راتلے شی، سرے مردان نہ تلے راتلے شی نو پہ د وجہ ریست ہاؤسونہ زما خیال دے چہ ضرورت بہ نے نہ وی۔

جناب جان محمد خٹک، زما خیال دے چہ ہسے بلا ضرورتہ دا ریست ہاؤسونہ د 1914, 1915 نہ جور دی نو مہربانی دے اوکریے شی او دادِ ختم کریے شی۔

جناب وزیر آبپاشی، ما دا عرض اوکرو چہ مونر دا سروے کوف چہ دا ریست ہاؤسونہ ہغہ وخت کنس کمیونیکیشن پہ وجہ باندے دا ریست ہاؤسونہ جور شوی وو۔ اوس د کمیونیکیشن داسے Problems نشتہ۔ مونر دا بتول ریست ہاؤسونہ چہ کوم دی، ہغہ بہ سروے اوکرو او یوسف ایوب صاحب تہ بہ Details واستوف۔ نو انشاء اللہ د دے بہ نیلامی کوی او کہ ہرخنگہ کوی ہغہ بیاد دوی کار دے۔

جناب سپیکر، یوسف ایوب خان

جناب یوسف ایوب، (وزیر مواصلات و تعمیرات)، منتر صاحب نے کمیٹی بنائی ہوئی ہے وہ چلی جائے گی اور وہ کمیٹی Proposal بھیجی گی بہتر یہ ہے کہ اس کو بیٹنا چاہئے

بلکہ They should be leased out upto 15 to 20 years to the highest

bidder for rent or lease. اور وہ - کرشل پراپٹی جس کا کسی قسم کا اور جتنی

آمدنی کا اگر ہو۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب دا بتولہ محکمہ زما خیال دے دا مانیکونہ بتول خراب دی۔

جناب سپیکر، ستا خو غہ سپلیمنٹری نشتہ کنہ،

جناب پیر محمد خان، پہ دے کنس زما ورستو Question ہم راروان دے۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے یہ پیر محمد خان میرے بڑے اچھے دوست ہیں ان کی تو کوئی Commitment کسی کی ساتھ نہیں ہے، آزاد ہیں ادھر آجائیں ناں۔

جناب سپیکر، زما خیال دے فی الحال بہ داسے کوفہ سے ہم یو دوہ Questions پاتے دی نو دا بہ Accomodate کیرو پہ دے طریقہ باندے زما خیال دے چہ دا اوس د شیر زمان شیرخان دا سوا لونه ختم شی نو بیا دوی بہ دا سیٹ پریردی۔ تاسو بہ بیا راشنی

جناب عبدالسبحان خان، وقت کا تقاضہ ہے کہ پیر محمد خان ادھر تشریف لائیں

جناب سپیکر، او، ما پہ خپلہ Permission ورکرو۔ گنی ہسے خو پہ کوم سیٹ باندے چہ وی د ہفے نہ خبرے کیپی نو ہفہ بہ Correct وی Otherwise خو چونکہ ما سرہ عہ لہر ہیر اختیارات تاسو راگری دی نو د ہفے پہ دغہ سرہ زہ تاسو تہ پہ خپلہ وایم چہ راشنی او ہفہ سیٹ بدل کرنی او دلتہ کین ہفہ Law of necessity - بہ - Apply کوو۔ چہ - Necessity knows no law نو دلتہ بہ دا قانون چلوؤ۔ ددے پختنتو والا قانون بہ چلوؤ۔

**Mr. Speaker:** Mr. Sher Zaman Sher MPA, to please as his

Question no35.

\*35 جناب شیر زمان شیر، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) - آیا یہ درست ہے کہ موضع جلیبی میں محکمہ آبپاشی کے زیر نگرانی ٹیوب ویل لگانے گئے ہیں۔

(ب) - آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویلوں میں سے چند شروع کے دنوں سے خراب ہیں۔

(ج)۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ خراب ٹیوب ویلوں پر سٹاف تعینات کئے گئے ہیں؟  
 (د)۔ اگر "ا" تا "ج" کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ناکارہ ٹیوب ویلوں کو کب تک قابل استعمال بنا دیا جائیگا۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی)، (ا)۔ جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب)۔ موضع جلدی میں سال 85 - 1984 کے دوران 10 عدد ٹیوب ویل بنانے گئے جن میں سے ایک عدد ٹیوب ویل ناکامی کی وجہ سے شروع کے دنوں سے بند پڑا ہے۔ جب کہ باقی 9 عدد ٹیوب ویل بطریق احسن چلتے رہے۔ البتہ مالی سال 97 - 1996 کے دوران 4 عدد ٹیوب ویل فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے خراب پڑے ہیں۔ اور فنڈ دستیاب ہوتے ہی ان کو بھی مرمت کر دیا جائیگا۔

(ج)۔ جی ہاں۔ ایک عدد ٹیوب ویل جو کہ شروع کے دنوں سے ناکام پڑا ہے پر صرف ایک چوکیدار تعینات ہے۔ جبکہ باقی 9 ٹیوب ویلوں پر پورا سٹاف موجود ہے۔

(د)۔ فنڈ دستیاب ہوتے ہی مذکورہ خراب ٹیوب ویلوں کو مرمت کر کے چالو کر دیا جائیگا۔

جناب شیر زمان شیر، جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو او د منسٹر صاحب  
 شکریہ ادا کوم کہ محکمہ ایریگیشن پہ ورومبی خل بانندے زما خیال دے یو  
 صحیح جواب دغہ دا ورکریے دے او زہ نا امید لرم چہ پہ "ج" کنیں دغہ دا دوی  
 کوم د 1997 Flood protection project phase II خیرہ کریے دہ نو امید  
 دے کہ دا فنڈز کلہ ملاؤ شو نو پہ دے کنیں بہ امید دے چہ مونرہ لہ حصہ  
 اوکری۔

جناب سپیکر، ستاسو تسلی او شو۔

جناب شیر زمان شیر، او جی۔ پہ دے وخت کنیں زہ غلط سوال نہ دغہ کوم بل  
 ورپسے جی ماہغہ ما دوبارہ کوو۔ دا تیوب ویلے مخکنیں جوہے شوی دی



علاقہ کنس دے او داسے ورسره نوبنارکنس راغلی دے تقریباً اوہ آتہ تیوب ویلہ زما دی او دغے اوہ آتہ ددہ دی او بلکہ د ہغے نہ علاوہ نور داسے تیوب ویلے دی، نظام پور علاقہ کنس، زمونہ خشکہ علاقہ دہ، زمونہ ایریکیشن بتول پہ پمپونو دے، ہلتہ کنس نہر نشہ۔ نو عجیبہ غوندے تماشہ شوے دہ، پہ دے وروستی حکومت کنس چہ پہ یو تیوب ویل باندے بہ بیس ہزار روپنی لگیدے او ہغہ د دریو کالو نہ آبیانہ ترے باقاعدہ آخلی او ہغہ د دریو کالونہ خراب دے ما ہغہ بلہ ورخ ہم پہ ہغہ میتنکے کنس ہم دا خبرہ کرے وہ چہ زما کم از کم پہ علاقہ کنس پچیس تیوب ولہ دی پہ پچیس کنس بہ جی بیس Out of order وی، نو کہ دغہ تھیک وے نو زما خیال دے چہ دا د غنمو خبرہ مونہ کوؤ نو ہغہ اوس للمے دی جی کم از کم بیس، پچیس ہزار من غنمو ہغہ کمے ہم پکنس راغلو او ہغہ زمیندار، ہلتہ کنس ہغہ زمکے ہغوی پہ اجارہ آغستے دی۔ پہ اجارہ نیے اغستے دی۔ مالک سرہ نے ہغہ خط و کتابت کرے دے او داسے عجیبہ غحہ پوزیشن دے چہ ہغہ زمیندار ہم دی نہ پریخودے شی او نہ ہلتہ کنس ہغہ مالک ورتہ اجارہ معاف کوی او ہغہ وائی تھیک دہ ما درلہ د او بو زمکہ در کرے دہ نو غحہ عجیبہ کنفیوژن دے زہ منسٹر صاحب پہ خدمت کنس دا گزارش کوم کہ مہربانی تاسو اوکرہ نو دس، پندرہ لاکھ روپتی، دیر معمولی رقم دے، دا مو د تیوب ویل ڈویژن تہ ورکرل نو دا بتول تیوب ویلے بہ تھیک شی۔ دا ہم خبرہ دہ چہ حکومت دا Discourage کوی۔ لیکن 1987ء کنس یو Federal Government نہ یوہ پالیسی وہ چہ ہغہ بند کری وود جونجیو صاحب پہ وخت کنس، ولے چہ دا حکومت تہ دیرے گرانے او بہ دی، لیکن چہ کوے کرے دی ہغہ خو پکار دہ

چه هغه خو چلیږي کنه، ټپیک ده د هغه نه پس ئه مونږ ته رانه کړل د گورنمنټ پالیسی ده زمونږ ورسره اتفاق دے لیکن Existing دی دا د مهربانی او کړی که دانه چالو کړل نو دا به ډیره لویه فائده وی خلقو ته جی -  
جناب سپیکر، جی۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر صاحب! زه د دے خپلو ورونږو مشکور یم چه داسه Important خبرے ئه ماته Point out کړلے۔ سپیکر صاحب! داسه چل دے چه داسه لس تیوب ویلونو دپاره دایو پیکچ وو او داسه لس تیوب ویلونو کښ دپارتمنټ مخکښ نه لیکي چه په دے لس تیوب ویلونو کښ یو تیوب ویل چه دے هغه بالکل په موقع باندے هغوی کامیاب نه شو نو په دے وجه باندے هغه داسه بند دے باقی نه تیوب ویله چه دی هغوی کښ مخلور تیوب ویلونه Recently خراب دی او پنځه کار کوی او څنگه چه هغه هم عرض اوکړو چه وروستنه بجټ کښ چه کوم مونږ ته O&M ورته Operation Maintenance کښ چه کومے پیسے دی نو چونتیس کروړ روپنی مونږ سره Commitment شوے وو، بجټ Figure پکښ لیکلے شوے وو او مونږ ته صرف چار کروړ اسی لاکه روپنی ملاؤ شوے دی۔ په دے وجه باندے دا ټول کارونه Pending دی او مونږ Request کړے دے گورنمنټ ته، چه مونږ ته پیسے ملاؤ شی۔ دا ډیره Important خبره ده جی داسه څنگه چه د غنمو Problem دلته کښ جوړ شو او زمونږ اوس په دے وخت کښ صرف

38 millions people ته غنم ورکولے شی او 75% Population اوس هم مونږ نه پاتے دے، په دے خبره، نو مونږ خو ایگریکلچر کښ چه غومره زیات کوشش اوکړو، هغه زمونږ د صوبے دپاره، زمونږ د غنمو پوره کولو دپاره

ڊير ضروري دے، خو ستاسو په وساطت دا عرض کوم چه مونږ صرف 1.8 million ايکړه زمکو ته مونږ اوبه ورکولے شو او مونږ At Present دا پکار ده 4.45M ته مونږه اوبه ورکړو نو د دے دپاره مونږ گومل زام، تنگي گرم، پيپور هاتي ليول کينال، صوابي سکارپ باندے زر تر زره کوشش کوف چه وسائل مونږ ته راشي نو مونږ به دا کوو، څنگه چه زما ورور اوونيل چه دس، پندرہ لاکه روپني، نوزه ورته دا تسلي ورکوم چه انشاء الله مونږ کوشش کوف چه د دے بجهت نه مخکين مخکين مونږ ته دس، پندرہ لاکه روپني ملاف شي، چه دا کوم تيوب ويلونه خراب دي هغه جوړ کړو او بيا ورسره دا هم عرض کوم جي ما چه کوم وخت Take over کړے وو نو زمونږ سره توبل آته سوه شپيته تيوب ويلونه وو، په هغه کين مغلورسوه تيوب ويلونه خه وو هغه خراب وو او ما دپارټيمنت باندے پريشر وچولو نو چه معمولي کارونو باندے Pending پاتے وو نو اوس د خدائے فضل سره شپږ سوه تيوب ويلونه چه دي هغه کار کوي لگيادي او دوه سوه مونږ نه په دے Operation and Maintenance دفته په نايابني په وجه دا پاتے دي۔

جناب سپيکر، جی۔

جناب جان محمد څنگ، زه د منسټر صاحب په خدمت کين جي يو عرض کوم، تاسو چه د نوبتار نه لاندے په دے ژمي کين ختي نو ټول پلاسټک وي په دے زمکو کين۔ زه دا په دعوي سره وایم۔ زه منم چه د هشنگر به ډيرے بنے زمکے وي۔ ستاسو د انفارميشن د پاره چه يو جريب بادرنگ يا دا نور فصلونه، ايک لاکه روپني کوي او اوس هغه ورخ ماته زميندار راغلل چه هغه فصل شروع دے او تيوب ويل پکين يو دوه خراب شوي دي۔ نو دا زه منسټر

صاحب تہ وائٹ چہ دھغوی د لکونو روپو نقصان کیری۔ دا مہربانی د اوکری دا  
د Immediate دا راتہ اوکری۔

وزیر آب پاشی، انشاء اللہ چہ مونہ بہ نے زر ترزہ تاسو تہ اوکرو۔

جناب سپیکر، جان محمد خان! د انکم ٹیکس ورخے دی دومرہ غتہ غتہ  
خبرے مکوہ۔

وزیر آب پاشی، نہ، گورنمنٹ تہ ما درخواست نہ دے کرے۔ ما دا نہ دی وئیلی۔ ما  
دا اووے چہ مونہ فنانس دیپارٹمنٹ تہ لیکلی دی چہ مونہ تہ فٹہ ریلیز کری  
چہ مونہ دا کار اوکرو۔

جناب عفور خان جدون، پیہور ہائی لیول کینال باندے ہغہ بلہ ورخ دوی  
بریفتکے کوف او دا تین سو تیوب ویلے دی د تولو دپارہ پہ صوابی کنن تقریباً  
بارانی ایریا دہ، مردان، رستم بارانی ایریا دہ۔ پہ یو تیوب ویل باندے تر بیس  
ہزار روپنی لگی تقریباً، مہربانی د اوکری پہ ہنگامی بنیادونو باندے پہ دے  
کنن د تیوب ویلونو مرمت اوکری۔

جناب سپیکر، د وزیر صاحب مطلب دا وو او ہغوی دا وضاحت کولو چہ  
منظوری فنانس دیپارٹمنٹ ورکوی نو دوی وائی چہ خپل کوشش بہ  
ورپے مونہ کوف۔ دا ضروری او اہمہ مسئلہ دہ، ورپے بہ کوشش کوف  
چہ دا زر ترزہ اوشی۔ دا سے دہ کنہ منسٹر صاحب۔

جناب عفور خان جدون، جناب سپیکر صاحب! خمایو درخواست دے۔

جناب سپیکر، جی۔ جی۔

جناب عفور خان جدون، فنانس دیپارٹمنٹ

وزیر آب پاشی، جناب سپیکر صاحب! چیف منسٹر پہ موقع موجود نہ دے دا

فنانس چہ کوم دے نا د هغوی سره دے او ما خو عرض اوکرو چہ دیپارٹمنٹ فنانس دیپارٹمنٹ ته لیکلی دی او فنانس دیپارٹمنٹ هم سخه نشی کولے، ولے چہ Crisis دی تاسو ته پته ده چہ Previous حکومت چہ کوم دے، هغوی خزانہ خالی کرے ده نو مونڑه نا پیسے چرتہ نه پیدا کرو چہ نا کارونه اوکرو چہ هرکله تنخواهگانو د پاره پیسے نشته او تین سو روپے چہ کوم Allowance دے دهغه د پاره پیسے نشته نو مونڑه چرتہ نه د پیسو بندوبست اوکرو۔

جناب سپیکر، خما خیال دے چہ دوی خود بتولے صوبے خبره اوکره چہ په بتوله صوبه کتب به کوی ولے چہ خما هم شته خه هم تاسو سره ملگرے یه او د بتولے صوبے خبره به کوی یواخے به نه کوی۔ مونڑه به هم پکنین یادوی۔ شیر زمان شیر صاحب Question no36 خو تاسو مخکنین کرو Your are satisfied with that هاں جی، هغه خو Already اوشو۔

جناب شیر زمان شیر، جناب سپیکر صاحب! ما وے چہ محکمہ ایریکیشن دیر صحیح او خکله جواب په ورومی خل باندے راکرے دے نو خه د وزیر صاحب او ستاسو شکریه ادا کومه چہ دیر بنه صحیح راغله دے انشالله چہ دغه پیسے کله ملاؤشی نو مونڑه له به پکنین حصه اوکری۔

Mr. Speaker :Mr. Mohammad Zahir Shah Khan MPA, to please ask

his question no 50.

\*50 جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر آبپاشی از راه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(۱) آیا یہ درست ہے کہ علاقہ میرہ تحصیل بشام دس بارہ دیہات پر مشتمل ہے اور یہاں

ہزاروں افراد رہائش پذیر ہیں۔ جن کا واحد ذریعہ معاش کھیتی باڑی ہے۔

- (ب)۔ آیا یہ درست ہے کہ تقریباً چالیس ہزار کنال اراضی کی کاشت کا انحصار بارشوں پر ہے؟
- (ج)۔ آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اراضی کی آبپاشی کے لئے KDP نے بشام ٹوڑنے ایک فلو ایریگیشن سکیم پر کام شروع کیا تھا۔
- (د)۔ آیا یہ درست ہے کہ بشام ٹوڑ فلو ایریگیشن سکیم پر کام سابق گورنر فضل حق صاحب (مرحوم) نے اس لئے بند کیا تھا کہ چینل کی بجائے دریائے سندھ سے لفٹ ایریگیشن بنائی جانے۔
- (ه)۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کی کئی مرتبہ ( Feasibility Report ) بھی بنائی گئی جو حکومتوں کی تبدیلی کے باعث التوا میں پڑی رہی۔
- (و) اگر وٹا وکے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ علاقہ کی آبپاشی کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔
- وزیر آبپاشی، (ا) ہاں یہ درست ہے۔
- (ب)۔ ہاں یہ بھی درست ہے۔
- (ج)۔ ہاں یہ بھی درست ہے۔
- (د)۔ اس سکیم کے لئے ADP in PCI بنایا تھا۔ جسکی تخمینہ لاگت 10693000 روپے تھی۔ اس پر کام بھی شروع کیا گیا تھا جو کہ بعد میں ادھورا چھوڑ دیا گیا۔ مزید برآں اس وقت اس علاقے میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اس منصوبہ پر کام شروع نہ ہو سکا کیونکہ یہ قابل عمل نہ تھا۔
- (ه)۔ اس کا جواب اوپر دیا گیا ہے البتہ محکمہ انہار نے اس منصوبہ کے لئے کوئی Feasibility Report تیار نہیں کی۔
- (و) اس منصوبہ کی Feasibility Report آئندہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، جناب سپیکر دے سوال پہ دے جز کنیں، دوی جواب راکرے دے۔

"کہ اس سکیم کے لئے اے ڈی پی نے پی سی ون بنایا تھا جس کی تخمینہ لاگت 1,06,93,000 روپے تھی اس پر کام بھی شروع کیا گیا تھا جو کہ بعد میں ادھورہ پھوڑ دیا گیا تھا مزید براں اس وقت اس علاقے میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اس منصوبے پر کام شروع نہ ہو سکا چونکہ یہ قابل عمل نہیں تھا۔ جناب! یو خو دا خبرہ دہ چہ پہ دغہ علاقہ اوس بجلی شتہ۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ دوی د۔" "پہ جواب کنیں لیکلی دی۔ البتہ محکمہ انہار نے اس منصوبے کے لئے کوئی Feasibility Report رپورٹ تیار نہیں کی تھی، عموماً یہ خیال جی ددے Feasibility Report چہ اے ڈی پی جو راکرے وو نو کہ چہ تہ دا محکمہ د ہفہ نہ، خکہ چہ ہفہ ہم د حکومت یوہ ادارہ وہ او د ہفہ نہ استفادہ وکری او د ہفے رپورٹ پہ روشنی کنیں پہ ہفے باندے دغہ اوکری او کہ چرتہ نہ وی نو وزیر صاحب دے یقین دہانی راکری چہ پہ دے راتلونکے Feasibility study د ہفہ اوکری شے۔ ددے د پارہ مونیرہ د منسٹر صاحب نہ Assurance غوارو دیرہ مہربانی بہ وی۔"

وزیر آبپاشی، ظاہر شاہ خان چہ کومہ خبرہ اوکری، بالکل تھیک خبرہ نے کرے دہ چہ دے سرہ مخلور زرہ ایگری زمکہ بہ آبادی، خو بدقسمتی ہم دغہ دہ مونیرہ سرہ چہ د پیسو پہ وجہ باندے دا سپیکم چہ کوم اے ڈی پی والا سپیکم وو خو پہ دے وجہ ایک کروڑ روپے لگیدلے وے او پیسے ددے جوڑے شوے ووے تقریباً 1,06,93,000 روپے دے۔ پہ ہفہ کنیں دے سکیم باندے ہفہ وخت حکومت دا سپیکم بند کرو او دا خبرہ بہ Lift level

باندے بہ دا سبکچل پلوف، نو ہغہ پہ دے وجہ باندے 350 feet high و و نو ہغہ  
 پہ دے باندے مونڑہ نہ شو Lift کولے، نو پہ دے وجہ باندے دا سبکچل  
 پاتے شو او مونڑہ کوشش بہ کوو چہ دے خل Fasibility جورشی او مخلور  
 زرہ ایکہ زمکہ پہ دے باندے آبادیری، مونڑہ بہ کوشش کوو چہ پہ دے باندے  
 زر ترزرہ کار شروع شی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، دیرہ مہربانی جناب۔

Mr. Speaker : Mr. Pir Muhammad Khan MPA, to please as his  
 question No51.

\*51 جناب پیر محمد خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(۱)۔ آیا یہ درست ہے کہ سال 1992-93 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ہری پور کے  
 لئے 5 عدد ڈگ ویز منظور کئے گئے تھے۔

(ب)۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ ان پر 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج)۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر مالی سال میں مذکورہ ڈگ ویلوں کے لئے رقم مختص کی  
 جاتی رہی ہے اور ان پر تخمینہ لاگت (23 لاکھ 20 ہزار روپیہ) سے زیادہ رقم خرچ کی گئی  
 ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے۔

(د)۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ اگر کام بروقت مکمل کیا جاتا تو اتنی زیادہ رقم خرچ نہ ہوتی۔

(و)۔ اگر "ا" تا "د" کے جوابات اجابت میں ہوں تو۔

(۱) ہر ڈگ ویل پر کتنا خرچ ہوا ہے۔

(۲) ڈگ ویلوں پر کام مکمل نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں۔

(۳) اور حکومت مذکورہ بالا ڈگ ویلوں کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی و آبپاشی، (۱) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب)۔ جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج)۔ جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ ہر مالی سال مختص کی جانے والی رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	مختص کی جانے والی رقم
۱	1991-92	500000 روپے
۲	1992-93	1146000 روپے
۳	1993-94	458000 روپے
۴	1994-95	252000 روپے
۵	1995-96	—
۶	1996-97	32439
		ٹوٹل رقم
		2388439 روپے

ابھی تک مذکورہ سکیم پر 23 لاکھ اٹھاسی ہزار چار سو انتالیس روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ مذکورہ سکیم کی Revised تخمینہ لاگت 33 لاکھ روپے ہے۔ لہذا لاگت Excess نہیں ہوتی بلکہ سکوپ آف ورکس کی وجہ سے تخمینہ لاگت زیادہ ہوا۔

(د) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ تاخیر کی وجہ سے ریٹ میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ لاگت بڑھ جانے کی اصل وجہ سکوپ آف ورکس میں Increase ہے۔

نمبر شمار	نام ڈگ ویل	خرچ
۱	نذر آباد ڈگ ویل	532917 روپے
۲	بھیڑی بانڈی نمبر ۱	501219 --
۳	بھیڑی بانڈی نمبر ۲	684433 --
۴	گڑھ ڈگ ویل	330967 --

--	337903	ڈونیاں خشکی	(۵)
--	2388439		نوٹل رقم

(۲) Original PCI کے مطابق سکیم کے لئے فنڈز دو سالوں کے اندر مہیا کرنے چاہئے تھے لیکن اس کے برعکس تھوڑے تھوڑے فنڈز مختلف سالوں میں مہیا کئے گئے جس کی وجہ سے کام بروقت مکمل نہ ہو سکا۔

(۳) موجودہ مالی سال میں فنڈز مہیا نہیں کئے گئے۔ اس لئے اگلے مالی سال یعنی 1997-98 میں فنڈز کی دستیابی پر مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، تاسو پیر محمد خان! لڑی دیخوا راشنی، تشریف راورتی ہلتہ ریکارڈنگہ کیبری - ددے د پارہ تاسو دلته تشریف راورتی - پیر محمد خان! آیا تاسو مطمئن نیی۔ حاجی عدیل صاحب تاسو تہ سیتہ یواخے پریخے دے راشنی۔

جناب پیر محمد خان، سپیکر صاحب! مطمئن یمہ ترے، خو ستر فیصد کار پرے شوے دے جی پہ دے سیکم باندے، او تیس فیصد پرے پاتے دے، نو خرچہ پرے تقریباً 2324 لاکھ شوے دہ باقی تہ د پہ دے کال کنس پیسے ورکپے شی چہ دا کار مکمل شی بیا بہ خہ مطمئن یم۔

وزیر آبپاشی و آبیوشی، سپیکر صاحب! دا خو تہ دا رقمونہ بنودلی دی چہ دا رقمونہ چہ پکنس ما لیکلی دی 58%, 88%, 38%، یو خوندر آباد دگ ویل چہ دے، پہ دے باندے 100% کار شوے دے او دا مونرہ د علاقے خلقو تہ حوالہ کرے دے او مخنگہ چہ دے کنس لیکلے شوی دی مونرہ کوشش کورف چہ دے 1997.98 فنڈز مونرہ تہ ملاوشی نو انشالہ دا بہ مونرہ Complete کورف او پیر محمد خان صاحب چہ دے نو دے خو پیر پوہہ او قابل سرے دے نو دہ دا خبرہ

مونیرہ مخنکہ غور زولے شو دے بہ حکم کوی او مونیرہ بہ نئے نہ کو ف۔

جناب پیر محمد خان ، دیرہ شکر یہ جی او دیرہ مہربانی - بلور صاحب دیر  
شریف او بنہ سرے دے۔

Mr. Speaker : Mr. Haji Bahadar Khan MPA , to please ask his  
question No78.

\*78 حاجی بہادر خان (آف دیر) ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا)۔ آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر کی بلائٹ ایریگیٹن سکیم کی PC تیار ہو چکی ہے ؟  
(ب)۔ اگر "ا" کا جواب اجبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کی PC کب تیار ہوئی۔ اور حکومت  
اس پر کب کام شروع کرنے کا ارادے رکھتی ہے۔

وزیر آبپاشی و آبپوشی ، (ا) جی ہاں یہ درست ہے کہ مجوزہ سکیم کی PC 178 ملین  
روپے کے لئے تیار ہو چکی ہے۔

(ب) مذکورہ سکیم کی PC سال 1994-95 کے دوران تیار کی گئی ہے۔ جسکی تخمینہ  
لاگت 178 ملین روپے ہے۔ یہ منصوبہ ملاکنڈ پیجج میں شامل کیا گیا اور مورثہ 1-4-1996  
کو PDWP نے فیز 1 ملین 59-00 ملین روپے کے لئے منظور کیا گیا ہے اور باقی حصہ  
بعد میں فنڈنگ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ فنڈز مہیا ہونے پر کام شروع کیا  
جائے گا۔

جناب بہادر خان ، شکر یہ سپیکر صاحب ! نا دیر اہم سوال دے د بلائٹ  
ایریگیٹن متعلق ، پہ دے (ا) کئی دوی جواب ورکوی چہ پی سی ون تیار  
دے 1.178 ملین روپے دے دے Estimation دے۔ دے وائی چہ دے پی سی ون پہ  
1994-95 کئی تیار شوے دے او دے د پارہ منظوری ہم شوے دے۔ پہ ملاکنڈ  
پیجج کئی 59 ملین روپنی دے د پارہ منظوری شوے دے او باقی حصہ بہ بیا

منظور یریں نو صرف وزیر صاحب د دا او وائی چہ دے باندے بہ شروع کلہ  
کوی د خیرہ؟

وزیر آبپاشی و آبنوشی ، سپیکر صاحب ! نا پراجیکٹ چہ ٹنگہ دوی  
اوفر مانیل رینتیا خبرہ دا دہ چہ دا دیر Important Project او دے سرہ لس  
زرہ ایکرہ زمکہ بہ ایریگیشن د پارہ بہ استعمالیدے شی او دا دیر پہ دے وجہ  
باندے د دے پی سی ون ہم جور دے او دے باندے ہغوی خو 59 ملین چہ دی  
First Phase باندے زمونہ خیل دیپارٹمنٹ ورتہ لیکلی چہ مونہ تہ راکرے  
شی او ٹنگہ چہ ما مخکنہ ہم عرض اوکرو چہ دا بد قسمتی سرہ زمونہ دا  
بتول سابقہ بجٹ چہ وو ہغہ صرف د اعداد و شمار ہیر پیر و او بجٹ کنہ  
پیسے نہ وی او پہ دے وجہ باندے چہ دا حکومت دیر زیات Crisis کنہ روان  
دے پہ دے صوبہ کنہ مرکز او صوبہ دوارو کنہ ، ولے چہ خزانہ خالی دہ او  
چہ ما ٹنگہ پہ خیلہ عرض اوکرو چہ دے باندے لس زرہ ایکرہ زمکہ آبادیری  
نو حکومت کوشش کوی چہ مونہ تہ پیسے ملاؤ شی نو مونہ بہ انشالہ زر  
ترزرہ پہ دے باندے کار شروع کوؤ۔

جناب سپیکر ، تسلی مو او شوہ ، سپلیمنری؟

جناب نیک عمل خان ، سپیکر صاحب زما جی یو

Lift irrigation scheme دے پہ سخاکوٹ کنہ ، دھنے تقریباً یو۔۔۔ قطع کلامی۔۔

جناب سپیکر ، د دے بارہ کنہ ٹخہ ضمنی سوال دے ستاسو ، د دے بارہ کنہ ضمنی

سوال دے ، کہ نہ۔۔۔۔۔؟

جناب نیک عمل خان ، زہ خیل سوال کوم ہم پہ دے ضمن کنہ یو سوال دے

جناب سپیکر ، خیل سوال خو چہ کوئی ہغہ خو بیا داخل کرہ پہ اسمبلی کنہ

جناب نیک عمل خان، یہ دے ضمن کس جی یو سوال دے۔

جناب سپیکر، خہ، خہ

جناب نیک عمل خان، دے تہو لو خلتو اوکرو نو مالہ ہم یو حق راکرئی چہ

اوکرم - Lift irrigation scheme دے د ہغے درے موٹرے چلیری۔ ہغہ

درے موٹرے چلیری، زما پہ خیال یو موٹر چلیری نیمہ زمکہ دہ ہغے سارہ

پر آتہ دہ او د ہغے آبیانہ او نورہ و صوای نہ کیری نو وزیر صاحب بہ نا یقین

دہانی راکری نو د دے موٹرو د Repairing د پارہ بہ ہغہ پیسے او پاسی چہ ہغہ

Repair ہشی او ہغہ پرے او چلیری۔

وزیر آبپاشی، زہ د معزز ممبر مشکوریمہ کہ داسے چرتہ یو موٹر یا دوہ موٹرو

بانڈے چرتہ۔ کار کیری۔ نو انشاء اللہ۔ خہ۔ ورلہ۔ تسلی و رکومہ، چہ مونہ

زرتزرہ ہغہ بہ شروع کرو۔ دوی دے ماتہ Point out کری چہ کوم خانہ

دے۔ زہ بہ ایکسٹین یا ایس ای د علاقے بہ را او غواریمہ او چہ موٹر یا دوہ

موٹرو بانڈے د دوی کار کیری نو زہ بہ انشاء اللہ بہ بندوبست اوکرم۔

جناب نیک عمل خان، مہربانی۔

جناب سپیکر، دا نجم الدین خان مخکنس پاسیدلے وو جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، سپیکر صاحب مونہ تہ آواز نہ راخی۔ دوی تہ

او وائی چہ مونہ تہ آواز نہ راخی۔

وزیر آبپاشی، خما خیال دے پاکستان کنس داسے یو علاقہ نشہ چہ ہلتہ پہ

پیکج بانڈے چرتہ کنس کار شوی وی، دے د پارہ پیسے مختص شوے وے خو

Caretaker، چہ راغلولو نو خزانہ خالی وہ نو ہغہ پیسے واپس شوی دی۔ کلہ

پورے چہ مرکزی حکومت مونہ تہ پیسے راہہ کری نو صوبائی حکومت

دومرہ جو کہ نہ دے چہ ہفتہ پہ ملاکنڈ پیکیج باندے کار اوکری۔

جناب عفور خان جدون۔ پیکیج د غو ملین وو؟ ولے چہ بار بار پروں ہم پہ سوالونو کنس راغلیے وو۔ نن بیاراغلو، زما پہ خیال چہ ہسے کاغذی اعلان وؤ کہ واقعی دوی پیسے صوبہ سرحد حکومت تہ ادا کرے وی۔ نا صرف د وزیر صاحب نہ سوال دے۔

جناب سپیکر جی۔

وزیر آپاشی، جناب سپیکر صاحب! دا ملاکنڈ پیکیج چہ وؤ صرف د ایریگیشن د پارہ نہ وو۔ دوی د نوے Question اوکری نو دا Details بہ انشاللہ مونرہ اسمبلی کنس دوی تہ ورکرو۔

جناب محمد کریم ہاک، یو ضمنی سوال دے د پی ایف 63 بونیر بارہ کنس او پہ دے باندے تقریباً 500 جریب زمکہ ----- قطع کلامی -----

وزیر آپاشی، د مغز ممبر صہر بانی دہ۔ خہ خودا درخواست کومہ چہ دوی د نوی سکیم خبرہ کوی نو پکار دی چہ نوے سوال رافرہی۔ چہ نوے نویس راکری انشاللہ Details بہ ورتہ ورکرو چہ مونرہ خہ کولے شوار خہ پرابلہم دے۔

Mr. Speaker : The sitting is adjourned for tea break and we will meet after half an hour.

اس مرحلہ پر چائے کے لئے ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی ہوگئی

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر، ان مغز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں جناب



جناب نجم الدین، دیر، صہبانی شکر یہ سر۔

جناب اکرم خان درانی، شکر یہ جی، بنوں شہر ایک قدیم شہر ہے۔ اس شہر کے اندر بجلی کے تار اور ٹرانسفارمر کافی پرانے ہیں تارگیوں میں اتنے نیچے آگئے ہیں کہ ہر ایک یا دو مہینے کے بعد اس سے مختلف لوگوں کی اموات ہو جاتی ہیں۔ واہڈا والے ان تاروں کو نئے سرے سے ڈالنے اور ضرورت کے مطابق نئے ٹرانسفارمر لگانے کے لئے تیار ہیں اگر تیار ہیں تو کب اس پر کام شروع کرنے کا پروگرام ہے۔ جناب سپیکر! لکھ ما چہ اوونیل چہ بنوں واقعی دیر زور بنا دے او ہلتہ کافی وخت مخکنس پہ دے باندے عہ کار شوے دے د بجلی انتظام چہ کوم دے ہفہ دے حد پورے دے چہ ہرہ ورخ د ہفے خلاف ہلتہ کنس خلق راغونہیری، کلہ پہ یو وارد باندے بجلی بند شی او کلہ پہ بل وارد باندے، ہفہ تکلیف دا دے چہ مخکنس چہ کومے ترانسفارمرے لریدلے وی، ہفہ ہم دوی بیا پکنس ایڈیشنل ہیخ قسمہ داسے عہ کارنہ دے کرے چہ مزید پکنس نورے ترانسفارمرے لریدلے وی نو ہفہ ہرہ ہفتہ یو ترانسفارمرے اوسوزی بیا حلق راغونہ شی، جلسہ جلوس اوکری بیا گورنمنٹ نے ورتہ جورکری نو خکہ ریکویسٹ دا دے چہ واہدا والو تہ پہ سختنی سرہ ہدایات ورکرے شی چہ کوم تارونہ چہ ہفہ بدلول غواری او بالکل پہ کوخو کنس لاندے راغلی دی چہ دوی ہفہ ازسر نو بدل کری او کوم خانے کنس د ایڈیشنل ترانسفارمرے ضرورت دے چہ پہ ہفے کنس دوی Extra ترانسفارمرے اولگوی چہ کوم روزانہ ہلتہ ماحول جور شوے وی، دجلسے او د جلوس چہ کومہ پریشانی دہ چہ ہفہ ختمہ شی شکر یہ۔

Mr. Speaker : Honourable Minister please.

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر صاحب! دا کوم پرابلم چہ دوی تہ دے، خما خیال دے 84 ممبران چہ دی دے بتولو تہ ہم دا پرابلم دے او تکلیف ہم دغہ شانتے دے دواپدانہ بتول خلق ژاری۔

جناب سپیکر، ممبران فی الحال 83 دی۔

وزیر آبپاشی و آبخوشی، درے اتیا دی یا اتیا، ہر مخومرہ ممبران چہ دی بتولو تہ دا تکلیف دے خو بنوں بارہ کسین چہ مخنگہ دوی خبرہ کرے دہ چہ دے کسین 37 منصوبو باندے، چہ کوم واپدا مونترہ Details را کرے دے۔ ہغوی وائی چہ 55 ددوی منصوبے وے پہ ہغہ کسین 37 منصوبو باندے مونترہ کار کرے دے۔

دے خو بنوں بارہ کسین چہ مخنگہ دوی خبرہ کرے دہ چہ دے کسین 37 منصوبو باندے، چہ کوم واپدا مونترہ Details را کری دی۔ ہغوی وائی چہ 55 ددوی منصوبے وے پہ ہغہ کسین 37 منصوبو باندے مونترہ کار کرے دے او باقی چہ مونترہ تہ فنڈز ملاؤشی نو باقی کار بہ ہم مکمل کرو او پروں خو مونترہ ایریا چیف راغوبنتلے وو۔ دوی خما خیال دے ورسرہ میتنگ ہم کرے دے۔ ہغوی ماتہ دا وونیل چہ خہ بہ کوشش کومہ چہ مونترہ مخہ فنڈز پیدا کرو او دا ددوی پرابلم د حل کرے شی۔ مونترہ ہ خو صرف Recommend او Request کولے شو، ولے واپدا مرکزی Subject دے مونترہ پہ ہغے باندے داسے Pressure نہ شو اچولے خو بیا ہم ولے چہ دوی تہ تکلیف دے۔ ددوی تکلیف زمونترہ تکلیف دے۔ مونترہ بہ انشاء اللہ ددے حل کولو کوشش کوؤ۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! دا 37 منصوبے چہ کوم دی، دا خونوے دی۔ دا خو پہ کلر کسین دی۔ ما خو د بنار خبرہ اوکرہ چہ ہلتہ پہ بنار کسین خلق اوسی۔ د ہغوی دا پرابلم دے۔ واپدا د دے ملک یو ادارہ دہ۔

داسے نہ دے چہ مرکز دے او دے صوبے پہ ہفتے باندے بچہ اختیار نشتہ - دلته  
 پہ صوبہ کئیں زمونہ خپل حکومت دے، زمونہ خپل ایڈمنسٹریشن دے، نو  
 مرکز تہ خو تکلیف نہ وی نو کہ کلہ ہم پہ بنوں کئیں بچہ تکلیف وی نو دا  
 صوبہ دہتے تکلیف نہ، نہ د خلاصہ - نو مونہ دا غوارو چہ زمونہ چہ کوم  
 شے دے دا د پہ ہفتہ منصوبو کئیں نہ حسابوی، دے د پارہ زمونہ خصوصی  
 طور سرہ چیف منسٹر صاحب نہ ہم دا ریکویسٹ دے چہ دے د ضروری  
 ہدایات ورکری او ہلتہ پہ دے باندے بچہ کار شروع شی - دومرہ کسان دے  
 بجلنی دلاسہ ماشومان او بڈاگان مرہ شوے دی، کہ ہفتہ فہرست زہ تاسو تہ را  
 ورمہ نو دا محومرہ ظلم دے؟ چہ ہفتہ تارونہ کوئو کئیں لاندے را زورنہ  
 شوی دی شوک ترے نہ تلے نشی، نو زہ یو خل بیا ریکویسٹ کوم چہ د تہ  
 دوی خصوصی توجہ ورکری او سپیشل بچہ ہدایات د جاری کری - ہلتہ بہ  
 مونہ ورتہ او بنایو جی، کہ دوی دا غواری، مونہ بہ ورسرہ او گرنو چہ دا  
 تارونہ دلته لاندے دی او دا بدلول غواری - او کوم خاے کئیں چہ ترانسفامرے  
 لکول غواری چہ پہ ہفتے کئیں نورے ترانسفامرے اولگوی -

جناب سپیکر، - ددوی مطلب دا دے چہ لہرہ ترجیح ورکری شی -

وزیر آبپاشی و آبپوشی، - جناب سپیکر صاحب ! ستاسو پہ وساطت دا عرض  
 کوم چہ مونہ بہ ایریا چیف تہ د دوی دا بتولہ خبرہ ہم اورسوف او ورتہ بہ  
 او وایو چہ زیات نہ زیات کوشش او کری چہ دا پرابلم د حل کری شی -

جناب سپیکر، - زما خیال دے چہ تسلی بہ ستاسو شوے وی - Mr.Ghani

-ur-Rehman Khan MPA, to please move his Adjournment Motion

No. 14. (Not present, it lapses). Mr. Baz Muhammad Khan MPA to

please move his adjournment motion No.15.

جناب باز محمد خان،۔ محترم سپیکر صاحب! معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ ہے کہ بنوں میں دوا پل جیسے اہم پراجیکٹ پر جاری کام کو روک کر سوات سے لیکر کراچی تک سفر کرنے والے لوگوں کی جان و مال کو خطرہ میں ڈال دیا گیا ہے ہر سال بیس تیس قیمتی جانیں اس نالے پر پل کے نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی نظر ہو جاتے ہیں۔ پل پر کام روکنے کی وجہ سے لوگوں میں مایوسی اور زبردست اشتعال پایا جاتا ہے۔ محترم سپیکر صاحب! ٹخنکہ چہ ما اوونیل دا پل دیر اہم پل دے او پہ دے باندے د کراچی او سوات طرف تہ خلق خنی راخی۔ مخکین گورنمنٹ پہ دے باندے کار شروع کرو۔ افتتاح نے ہم اوکرہ۔ مخہ وخت پس سابقہ گورنمنٹ کنہ پہ دے باندے کار بند شو۔ اوس خلق پریشان دنی او نہ پوهیری چہ دا فندہ چرتہ لارو او ولے پہ دے پل باندے کار بند شو۔ نوزما د عرض دے جی چہ چونکہ پہ دے باندے کار شروع وو۔ او خلقو تہ دیر زیات تکلیف دے۔ نو پہ دے باندے د کار بیا شروع شی، مہربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister please.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔ تھینک یو سپیکر! باز محمد صاحب نے جو چیز Point out کی ہے یہ واقعی اُدھر بہت ساری گاڑیوں کے ایکڈنٹس بھی ہوئے ہیں اور یہ پرائیم بڑا Genuine ہے لیکن یہ پرائونٹل ایہ جو Bridge بن رہا ہے یہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کا پراجیکٹ ہے۔ ہم اس میں Directly تو کسی قسم کی Intervention نہیں کر سکتے لیکن کم از کم پرائونٹل سی اینڈ ڈیپو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے We will write to the National Highway Authorities کہ۔ اس۔ کو

Priority دیں Complete کیا جائے کیونکہ Incomplete چھوڑا ہوا ہے۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! دے کہ مونہ تہ خہ معلومات شوی دی، حقیقت دا دے چہ دا نالہ چہ راجی، دا یو بنوں تہ تکلیف نہ دے جی دا کراچی نہ واخلہ تر بشام پورے د بتولو یو شریکہ لارہ۔ کیدے شی تاسو ہم راغلی ینی پہ دے مین رووہ باندے دہ۔ پہ دے باندے د محمد ظاہر شاہ خان د کلی یو بس اورغختو، گیارہ کسان پہ ہفے کنب پہ یو ورخ شہیدان شول۔ اوس دے کنب ہفہ تہیکیدار چہ کوم دے، زمونہ معلومات دا دی چہ ہفہ بلیک لسٹ شوے دے او د ہفہ تہیکیدار پہ وجہ کہ چرتہ دا کار بند وی۔ کیدے شی، نو مونہ دا غوارو چہ د دے د معلومات اوشی۔ ہفہ ستنے اوچتے شوے دی، کار ہم شروع دے، تقریباً دیر کار پرے شوے دے، ہفہ پاس لیول تہ راغلی دے۔ نو اوس پہ دے وخت کنب مونہ نہ پوهیرو چہ کہ چرتہ د فنڈز مسئلہ وی نو بیا د ہم گورنمنٹ خہ انتظام اوکری او کہ چرتہ ہفہ تہیکدار بل خانے کنب غلط کار کرے وی او د ہفے پہ وجہ دا کار بند شوے وی نو زمونہ گزارش دا دے چہ دوبارہ د تیسٹر اوکری او بیا د دا کار بل تہیکدار تہ ورکری کہ چرتہ ہفہ تہیکیدار دے جوگہ نہ وی چہ دا کار اوکری او حقیقت دے چہ دا د یو بنوں مسئلہ نہ دہ۔ دا پورہ د پاکستان مسئلہ دہ۔ او پہ مین رووہ باندے دے او چہ کلہ ہم راشی، بیا تقریباً پنخہ پنخہ گھنتے دا بتول رووہ بلاک وی نو زمونہ خصوصی گزارش دے چہ دتہ د خصوصی توجہ ورکری شی

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جناب، سنٹری آف کمیونیکیشن بھی اسی حکومت کے پاس ہے اور خدا کا فضل ہے کہ سنٹر بھی اسی صوبے کا ہے میرے خیال میں میرے فاضل بھائی جو کمیونیکیشن سنٹر ہیں ان کو اتنی عاجزی سے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ہم ریکویسٹ کریں گے۔ ان سے بھی اور بیگم نسیم ولی خان

please move his adjournment motion No.15.

جناب باز محمد خان، - محترم سپیکر صاحب! معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ ہے کہ بنوں میں دواپل جیسے اہم پراجیکٹ پر جاری کام کو روک کر سوات سے لیکر کراچی تک سفر کرنے والے لوگوں کی جان و مال کو خطرہ میں ڈال دیا گیا ہے ہر سال بیس تیس قیمتی جانیں اس نالے پر پل کے نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی نظر ہو جاتے ہیں۔ پل پر کام روکنے کی وجہ سے لوگوں میں مایوسی اور زبردست اشتعال پایا جاتا ہے۔ محترم سپیکر صاحب! ٹھنکہ چہ ما اوونیل دا پل دیر اہم پل دے او پہ دے باندے د کراچی او سوات طرف تہ خلق خنی راخی۔ مخکنش گورنمنٹ پہ دے باندے کار شروع کرو۔ افتتاح نے ہم اوکرہ۔ سخہ وخت پس سابقہ گورنمنٹ کنس پہ دے باندے کار بند شو۔ اوس خلق پریشان دنی او نہ پوهیری چہ دافند چرتہ لارو او ولے پہ دے پل باندے کار بند شو۔ نو زما د عرض دے جی چہ چونکہ پہ دے باندے کار شروع وو۔ او خلقو تہ دیر زیات تکلیف دے۔ نو پہ دے باندے د کار بیا شروع شی صربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister please.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔ - تھینک یو سپیکر! باز محمد صاحب نے جو چیز Point out کی ہے یہ واقعی اُدھر بہت ساری گاڑیوں کے ایکڈنٹس بھی ہوئے ہیں اور یہ پراہم بڑا Genuine ہے لیکن یہ پراونشل ایجیو بریج بن رہا ہے یہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کا پراجیکٹ ہے۔ ہم اس میں Directly تو کسی قسم کی Intervention نہیں کر سکتے لیکن کم از کم پراونشل سی اینڈ ڈیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے We will write to the National Highway Authorities کہ۔ اس۔ کو

Priority دیں Complete کیا جائے کیونکہ Incomplete چھوڑا ہوا ہے۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! دے کہ مونہ تہ شخہ معلومات شوی دی، حقیقت دا دے چہ دا نالہ چہ راحتی، دا یو بنوں تہ تکلیف نہ دے جی دا کراچی نہ واخلہ تر بشام پورے د تولو یو شریکہ لارده۔ کیدے شی تاسو ہم راغلی یینی پہ دے مین رود باندے ده۔ پہ دے باندے د محمد ظاهر شاہ خان د کلی یو بس اورغختو، کیارہ کسان پہ هغه کنن پہ یو ورخ شهیدان شول۔ اوس دے کنن هغه تھیکیدار چہ کوم دے، زمونہ معلومات دا دی چہ هغه بلیک لسٹ شوء دے او د هغه تھیکیدار پہ وجہ کہ چرتہ دا کار بند وی۔ کیدے شی، نو مونہ دا غوارو چہ د دے د معلومات اوشی۔ هغه ستنے اوچتے شوء دی، کار ہم شروع دے، تقریباً دیر کار پرے شوء دے، هغه پاس لیول تہ راغلی دے۔ نو اوس پہ دے وخت کنن مونہ نہ پوهیر و چہ کہ چرتہ د فنڈز مسئلہ وی نو بیا د ہم گورنمنٹ شخہ انتظام اوکری او کہ چرتہ هغه تھیکدار بل تحانے کنن غلط کار کرے وی او د هغه پہ وجہ دا کار بند شوء وی نو زمونہ گزارش دا دے چہ دوبارہ د تیندر اوکری او بیا د دا کار بل تھیکدار تہ ورکری کہ چرتہ هغه تھیکدار دے جوگہ نہ وی چہ دا کار اوکری او حقیقت دے چہ دا د یو بنوں مسئلہ نہ ده۔ دا پورہ د پاکستان مسئلہ ده۔ او پہ مین رود باندے دے او چہ کلہ ہم راشی، بیا تقریباً پنخہ پنخہ گھنتے دا طول رود بلاک وی نو زمونہ خصوصی گزارش دے چہ د تہ د خصوصی توجہ ورکری شی

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جناب، منسٹری آف کمیونیکیشن بھی اسی حکومت کے پاس ہے اور خدا کا فضل ہے کہ منسٹر بھی اسی صوبے کا ہے میرے خیال میں میرے فاضل بھائی جو کمیونیکیشن منسٹر ہیں ان کو اتنی عاجزی سے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ہم ریکویسٹ کریں گے۔ ان سے بھی اور بیگم نسیم ولی خان

سے بھی ہم درخواست کرتے ہیں کہ یہ ایک اہم پل ہے وہ بھی اپنے بھائی سے درخواست کریں کہ یہ پل اور میرے خیال میں اس پر Over thirty to forty percent کام ہو چکا ہے اور مزید اس پر پیسوں کی اتنی لاگت نہیں آئے گی۔ وہ بھی اُن سے بات کر لیں کہ اس کو جلد سے جلد مکمل کر دیا جائے۔

بیگم نسیم ولی خان۔ ۱۔ محترم سپیکر صاحب! چونکہ زما نوم پکنیں واغستے شو، زہ ہاؤس تہ تسلی ورکوم چہ ہفہ زما د ورور پہ حوالہ نہ، د دے صوبے د غری پہ حوالہ، ہفہ پابند دے د دے خبرے چہ دے صوبے تہ کوم مشکلات پیخیری، د ہفے حوالہ ورلہ مونزہ ورکوو، ہفہ پہ دے خبرہ مونزہ پوہ کرو، دا تسلی تاسو لہ درکوم چہ زہ پہ خپل اولنی فرصت کنبں ہفہ اووینم۔ مالہ دے لہ تفصیل راکری۔ زہ چونکہ د دے پل پہ تفصیل نہ یم پوہہ، چہ دا پل کوم خانے کنبں دے، وجہ نے ہفہ وہ؟ کار نے ہننگہ بند شوے دے؟ چہ ہفہ لہ نے ورکومہ او ہفہ چونکہ رینتیا خبرہ دا دہ چہ د دے صوبے دے، نو پکار دا دہ چہ ہفہ د خپلے صوبے لہ Priority ورکری او نیشنل ہانی وے د ہفہ لاندے راخی، یقیناً زہ تسلی تاسو تہ درکوم چہ دا خبرہ بہ زہ ہفہ سرہ Put up کریم۔ تھینک یو۔

Mr.Speaker : Honourable Minister please.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔ ۱۔ بی بی نے تو تسلی دے دی ہے۔

Mr.Speaker:- Are you satisfied now?

جناب باز محمد خان۔ ۱۔ محترم سپیکر صاحب! زہ د بی بی او د محسن علی خان او د منسٹر صاحب بے حد مشکوریمہ چہ دوی پہ دے کارکنں مونزہ سرہ د

امداد او د تعاون یقین د هانی راکړه، ډیره مهربانی -

Mr. Speaker:- Begum Nasim Wali Khan, MPA and Haji Muhammad Adeel, MPA Deputy Speaker, to please move their joint Adjournment motion No.33 in the House one by one.

بیگم نسیم ولی خان:- اول نه Move کوو او بیا به پرے خبره اوکړو -

جناب سپیکر:- او جی -

بیگم نسیم ولی خان:- محترم سپیکر صاحب! ډیره مهربانی چه تاسو ما له اجازت راکړو چه د هانس د معمول کارروانی تاسو اودرونی او ما له د یو تحریک التواء اجازت تاسو راکړنی چه زه نه پیش کړم - یو اهمه مسئله ده، د اخباری اطلاعاتو مطابق په صوبه کښ د صحت په محکمه کښ د قوم نه سولتونه واپس اغسته شوی دی -

جناب سپیکر:- بی بی وروبه دا خپل تحریک Read-out کړنی، هم هغه شانته اردو کښ -

بیگم نسیم ولی خان:- هم هغه شے دے زه نه په پښتو کښ وایم، هم هغه شے دے خو په پښتو کښ مه اوونیلو -

جناب سپیکر:- ښه جی تاسو سره په پښتو کښ دے -

بیگم نسیم ولی خان:- ما سره شته، خه نه په پښتو کښ ترجمه کوم -

جناب سپیکر:- ډیره ښه ده جی -

بیگم نسیم ولی خان:- د اخباری اطلاعاتو مطابق، د حکومت دنوے پالیسی مطابق لیږد (هسپتال او د صوبے په نورو هسپتالونو کښ د مفت علاج

سے بھی ہم درخواست کرتے ہیں کہ یہ ایک اہم پل ہے وہ بھی اپنے بھائی سے درخواست کریں کہ یہ پل اور میرے خیال میں اس پر Over thirty to forty percent کام ہو چکا ہے اور مزید اس پر پیسوں کی اتنی لاگت نہیں آئے گی۔ وہ بھی اُن سے بات کر لیں کہ اس کو جلد سے جلد مکمل کر دیا جائے۔

بیگم نسیم ولی خان۔ ۱۔ محترم سپیکر صاحب! چونکہ زما نوم پکنس واگستے شو، زہ ہاؤس تہ تسلی ورکوم چہ ہفہ زما د ورور پہ حوالہ نہ، ددے صوبے د غری پہ حوالہ، ہفہ پابند دے ددے خبرے چہ دے صوبے تہ کوم مشکلات پیخیری، د ہفے حوالہ ورلہ مونرہ ورکوو، ہفہ پہ دے خبرہ مونرہ پوہ کرو، دا تسلی تاسو لہ درکوم چہ زہ پہ خیل اولنی فرصت کین ہفہ اووینم۔ مالہ دے لہ تفصیل راکری۔ زہ چونکہ ددے پل پہ تفصیل نہ یم پوہہ، چہ دا پل کوم خانے کین دے، وجہ نے عہ وہ؟ کار نے مخنکہ بند شوے دے؟ چہ ہفہ لہ نے ورکومہ او ہفہ چونکہ ربتیا خبرہ دا دہ چہ ددے صوبے دے، نو پکار دا دہ چہ ہفہ د خیلے صوبے لہ Priority ورکری او نیشنل ہانی وے د ہفہ لاندے راخی، یقیناً زہ تسلی تاسو تہ درکوم چہ نا خبرہ بہ زہ ہفہ سرہ Put up کریم۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Honourable Minister please.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔ بی بی نے تو تسلی دے دی ہے۔

Mr. Speaker: - Are you satisfied now?

جناب باز محمد خان، ۱۔ محترم سپیکر صاحب! زہ د بی بی او د محسن علی خان او د منسٹر صاحب بے حد مشکوریمہ چہ دوی پہ دے کارکنس مونرہ سرہ د

امداد او د تعاون يقين دهانی راکړه، ډیره مهربانی -

Mr. Speaker:- Begum Nasim Wali Khan, MPA and Haji Muhammad Adeel, MPA Deputy Speaker, to please move their joint Adjournment motion No.33 in the House one by one.

بیگم نسیم ولی خان:- اول نه Move کوو او بیا به پرے خبره اوکړو -

جناب سپیکر:- او جی -

بیگم نسیم ولی خان:- محترم سپیکر صاحب! ډیره مهربانی چه تاسو ما له اجازت راکړو چه د هافس د معمول کاررواتی تاسو اودرونی او ما له د یو تحریک اتواء اجازت تاسو راکړنی چه زه نه پیش کړم - یو اهمه مسئله ده، د اخباری اطلاعاتو مطابق په صوبه کښ د صحت په محکمه کښ د قوم نه سهولتونه واپس اغسته شوی دی -

جناب سپیکر:- بی بی ورومې دا خپل تحریک Read-out کړنی، هم هغه شانته اردو کښ -

بیگم نسیم ولی خان:- هم هغه شے دے زه نه په پښتو کښ وایم، هم هغه شے دے خو په پښتو کښ مه اوونیلو -

جناب سپیکر:- ښه جی تاسو سره په پښتو کښ دے -

بیگم نسیم ولی خان:- ما سره شته، خه نه په پښتو کښ ترجمه کوم -

جناب سپیکر:- ډیره ښه ده جی -

بیگم نسیم ولی خان:- د اخباری اطلاعاتو مطابق، د حکومت دنوے پالیسی مطابق لیږی ریډن ( هسپتال او د صوبے په نورو هسپتالونو کښ د مفت علاج

سہولتوں نہ واپس کرے شوی دی او بعض سہولتونو کنیں معاوضہ زیاتہ شوے  
 دہ۔ دا یو دیرہ اہم مسئلہ دہ او دے فیصلے اثرات او مضمرات ہم شتہ دے۔  
 لہذا پہ دے اہمہ فیصلہ باندے دہا ہاؤس خبرے او کری۔  
جناب سپیکر۔ حاجی محمد عدیل۔

حاجی محمد عدیل (ڈپٹی سپیکر)۔ جناب سپیکر ! مشکور ہوں۔ ایوان کی کارروائی کو التوا میں  
 ڈال کر اس اہم مسئلے پر مجھے۔۔۔۔۔ قطع کلامی۔۔۔۔۔  
جناب پیر محمد خان۔ یہ پینتو کنیں او ولایہ۔

ڈپٹی سپیکر، تا تہ مخہ اعتراض دے زما پہ اردو باندے، تہ ہندکو کنیں  
 خبر کا او کرہ بیازہ پینتو کنیں خبرہ کوم۔

جناب پیر محمد خان۔ تاسو پکنیں ترمیم راورنے بیا بہ زہ پہ کنیں خبرہ او کریم  
 تاسو پہ کنیں ترمیم خو راورنی کنہ، پینتو خو د ایوان ژبہ دہ، ہندکو خو د  
 ایوان ژبہ نہ دہ۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔ جتنی ژبائیں میں سب ہاؤس کی  
 ژبائیں ہیں۔

ڈپٹی سپیکر، اس اہم مسئلے پر مجھے تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت دیں کہ اخباری  
 اطلاعات کے مطابق، صوبائی حکومت کی نئی پالیسی کے مطابق لیڈی ریڈنگ ہسپتال اور  
 دوسرے سرکاری ہسپتالوں میں مفت علاج کی سہولتوں کو واپس لے لیا گیا ہے اور بعض  
 سہولتوں میں معاوضے کو بھی بہت زیادہ کر دیا گیا ہے اس فیصلے کے اثرات اور مضمرات  
 کافی ہونگے اور یہ ایک اہم فیصلہ ہے اس لئے ایوان اس پر بحث کرے۔ شکر ہے۔  
جناب سپیکر۔ جی۔

یگم نسیم ولی خان۔۔۔۔۔ محترم سپیکر صاحب ! لکہ شنگہ چہ تاسو تہ معلومہ

ده، او ټول هافس ته معلومه ده چه مخو ورځي اوشوے اخباراتو دا يو سلسله شروع كړے ده، كله د يو قسم سرځي راځي او كله د بل قسم سرځي راځي - او يو Controversy غوندے صورتحال شروع شوے دے - بعض ځايونو كښ دا تاثر راځي چه د صحت پاليسي چه ده په هغه كښ بهتري طرف ته مونږ روان يو او په هغه كښ داسے كوشش روان دے چه هغه څيزونه چه په تير وختونو كښ، په تير دورونو كښ برانے نام هسپتالونو كښ وو خو د هغوي نوم او نشان نه وو - د Free medication يا مفت علاج كوم تصور چه دے زما خيال دے په دے صوبه كښ چرته يو هسپتال كښ زه څه او ويم ملگري ټول دلته ناست دي كه په ايماندرانه طريقه او وائي نو د دوي به هم دے عوامو سره رابطه وي او دوي به هم دا خلق ويني، مونږ خو هره ورځ وينو چه راځي او ښه پر چه ورله وركوو دومره خط ورله وركوو چه دا مريض په تسلے اوگوري - د مفت علاج تصور نشته په دے هسپتالونو كښ او د هسپتالونو كوم حالات چه دي، په تير دور كښ چه كوم تير شو او كوم مونږ اوليدو هغه داسے دي چه د هسپتالونو نه قصابخانه جوړے شوے دي - يقيناً چه حكومت راشي او هغه په خپل حكومت كښ داسے څيزونه ويني چه هغه بالكل تباھت او بربادے طرف ته روان دي - صحت يو داسے محكمه ده چه دا ډاټريكت ، قوم سره، د عوامو سره د دے تعلق دے - نورے محكمه به هم وي چه د هغه اثرات و تاثرات به پريوزي په قوم باندے، په عوامو باندے خو هغه به يو داسے پريوزي چه په يو وخت كښ به پريوزي، دا محكمه يا تعليم دے يا صحت دے - دا دوه داسے محكمه دي چه دا په هغه ساعت باندے په دے هغه اثرات بد ، د دے اثرات ښه چه دي هغه په قوم باندے پريوزي نو چه دا حكومتونه راشي او

ہفہ فعال حکومتونہ وی او پہ دے باندے راغلیے وی او دا مینڈیت نیے وی  
 چہ ہفہ بہ قوم لره ، ملک لره عہہ خیکرہ کوی ، یقیناً د ہغوی اول نظر چہ دے  
 ہفہ بہ پہ ہسپتال پریوزی او دویم بہ نے پہ سکول پریوزی ، د دے پالیسی  
 لاندے حکومت یقیناً عہہ تبدیلی کرے دی - پہ ایڈمنسٹریشن کنہ بہ نے  
 تبدیلی کرے وی د ہسپتالونو پہ ایڈمنسٹریٹرز کنہ بہ نے گوتے وھلے  
 وی ، د ہاکٹرانو تبادلے یو خواہ بل خواہ بہ نے کرے وی - عہہ ہاکٹران ، پہ  
 ہرہ محکمہ کنہ خلق لگیا دی ، بے کارہ خلق یو خواہ کوی او د کار خلق بل  
 خواہ کوی - خو دا خنے پالیسی چہ دی دا داسے اہم او مہے پالیسی دی لکہ  
 صحت سرہ د مفت علاج یا ہفہ سہولتونہ چہ صوبہ کنہ ہفہ خلقولہ ورکول  
 پکار دی د ہفے پہ مسئلہ کنہ دوی خنے فیصلے کرے دی اوس د صحت  
 محکمہ نہ چونکہ مونڑہ نہ یو خبر شوی خمونڑ بریفنگ نہ دے شوے - پہ دے  
 وجہ باندے مونڑ چالہ جواب نہ شو ورکونے چہ دا مونڑ بنہ طرف تہ روان یو  
 او کہ بد طرف تہ روان یو؟ مونڑہ چہ دا کومے تبدیلی کری دی یا حکومت  
 کومہ فیصلہ کرے دہ ، دا نے د خہ والی د پارہ کرے دہ او کہ دا نے د بدوالی د  
 پارہ کرے دہ - دا چہ قوم تہ کوم سہولتونہ و و ہفہ سہولتونہ نے ترے نہ  
 واغستل کہ دا محکمہ کوشش کوی چہ ہفہ سہولتونہ دے ہغوی لہ ورکے  
 شی چہ د ہغوی حق جو ریری - دا داسے خبرے دی چہ پہ دے باندے پکار دا دی  
 چہ دا ہاوس پہ اعتماد کنہ واغستلے شی ، د دیرو خبرو مطلب مے پہ نشتہ ،  
 زہ بہ ریکویسٹ اوکرمہ چیف منسٹر صاحب ، چونکہ Directly دا بتولے  
 محکمے بیا ہفہ سرہ تری دی چہ کہ داسے اوشی چہ دوی یو بریفنگ د دے  
 بتولو ایم پی اینز اوکری او دا محومرہ ، زہ کہ نن ہفہ تہ او وایم ، ہفہ بہ ماتہ درے

غلور غتے غتے خبرے اوکری، وانی به دا مو اوکریه او دا مو اوکریه۔ تسلی  
 به پرے زمونڙ اوشی۔ مونڙ به دومره مطمئن نه شو چه مونڙ دِ عام سڀری له  
 جواب ورکری شو او مونڙ دِ عام سرے مطمئن کړے شو۔ نوزه به ستاسو په  
 وساطت دا خواست هغوی ته اوکرم چه که هغوی یو داسے انتظام اوکری چه  
 د صحت محکمے ته او وانی چه بتول ایم پی ایز په یو خانے کښن راغونډ کړی۔  
 او یو بریفنگ ورله ورکری چه هغوی څه اوکړل۔ نن ترے هم دا توقع لرم چه  
 دا به دومره مهربانی راسره اوکری چه مونڙ ته به دا او وانی چه دوی دا څه  
 کړی دی او دانے څه اوکړل؟ څه طرف ته لارل که بد ته لارل، په قوم نې بوجه  
 کم کړو او که په قوم نې بوجه زیات کړو؟ قوم له نې سهولتونه ورکړل که د قوم  
 نه نې سهولتونه واغسل، د هسپتالونو د بڼه کیدو حالات طرف ته روان دی  
 او که هسپتالونه بدترین صورت ته روان دی؟ د ډاکترانو پوزیشنونه، د  
 ډاکترانو متعلق خو به هډو څه وایم نه، ځکه چه ډاکتر خو د خلقو د نور  
 قسمه د کوتاهو نه فائده اوچتوی۔ ډاکتر یو داسے یو بختور شے دے چه د  
 خدانے تعالیٰ د طرفه په بنیادم عذاب راشی ډاکتران د هغه نه استفاده کوی نو  
 هغه کښ یو طریقہ کار خو داسے جوړ شوے دے چه ډاکتران هم لکه څنگه  
 چه تبهیکیداران او دا خلق خان له یو رینک جوړوی د ډاکترانو هم یو خپل  
 طریقہ کار شته دے۔ مطلب یو داسے شے دے چه سرے به بتوله ورځ په دِ  
 هانس کښ بحث اوکړی۔ زه پرے بحث کول نه غواړم۔ دا داسے خبرے دی  
 چه په دے هانس کښ ناست هر یو M.P.A چه دے، د هغه په زړه کښ خدشه  
 شته دے چه دے طرف ته دے او که هغه طرف ته دے۔ دے طرف ته خلق چه دی  
 هغه په دے باندے په تشویش کښ دی چه که داسے اوشی چه یو سهولت قوم ته

وی او ہفہ ترے نہ مونزہ واخلو، سبالہ بہ مونزہ بیا دے قوم لره ورخو۔ سبا بہ بیا ہم د قوم نہ میندیت غوارو۔ پہ کوم مخ بہ ورلره ورخو، چہ مونزہ ورکرے سہولت اغستے دے۔ ہفے طرف تہ خلق چہ دی ہفہ یقیناً پہ دِ طمع وی چہ حکومت دے یو داسے غلط کار اوکری چہ ہغوی د ہفے نہ استفادہ اوکری او ہغوی دے د ہفے نہ فائدہ واخلی او ہفہ دے Propagate کری او د ہفے پروپیگنڈہ دے اوکری او ہغوی دے د دے حکومت شہرت خراب کری۔ دا داسے مسئلہ دہ۔ دوه مخیزی تورہ دہ، د دے د پارہ زہ خواست کوم حکومت تہ، د حکومت ذمہ وارو خلقو تہ کہ منسٹر ہیلتم او کہ چیف منسٹر غوک چہ پہ دے پوزیشن کین دے چہ ہفہ دے تسلی اوکری د دے ہاؤس۔ خہ وریتہ ریکویسٹ کوم چہ ہغوی دے د ہاوس تسلی اوکری۔ او کہ نہ داسے او نہ شی۔ نو بیا مالہ اجازت راکرتی چہ تحریک التواء پیش کرو۔ او مونزہ دے دا ہتول خلق پہ ہفے بحث اوکرو۔ او مونزہ دے پہ دے ہتول خبرہ اوکرو او دھر کو ارتہ نہ دپہ ہر سرے خپل اظہار اوکری۔ دیرہ مننہ۔

جناب سپیکر، حاجی صاحب، ماخو او وئیل چہ حاجی صاحب۔

جناب محمد عدیل (ڈپٹی سپیکر)۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر مشکور ہوں۔ محترم بی بی کے بعد تو میرے خیال میں انہوں نے نہایت جامع انداز سے وہ بات کر دی جو میں کہنا چاہتا تھا لیکن یہ کہ چونکہ میں بھی اس تحریک التواء کا حصہ ہوں۔ تو اسلئے میرا جو اشارہ ہے کہ اخبارات میں جو خبریں آرہی ہیں، بالکل متضاد ہیں، یعنی مختلف اخبارات میں مختلف خبریں آرہی ہیں اور ہم کلئیر نہیں ہیں کہ اگر حکومت نے کوئی نئی پالیسی بنائی ہے تو وہ کیا ہے۔ مثلاً میرے سامنے ایک اخبار ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ایک کمیٹی کا اجلاس ہوا تھا جس میں سیکریٹری ہیلتھ اور جناب وزیر صحت شامل تھے، انہوں نے یہ فیصلہ

کیا ہے کہ اجلاس کی کارروائی کے دوران زیادہ تر توجہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پہ دی گئی۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ماسوائے Intensive Care Unit, Cardiac care unit اور ایمرجنسی کے کسی شعبہ میں مفت علاج کی سہولت میسر نہیں ہو گی۔ تاہم ہسپتال میں ادویات کے اخراجات کا تیس فیصد مستحق مریضوں کے لئے مختص ہو گا۔ اب اس میں یہ ہے کہ ایمرجنسی اور کارڈیالوجی کثیر وغیرہ کا یونٹ ہے آیا اس میں مفت علاج کیا جائیگا۔ لیکن دوسرے اہلکاروں میں وہ دن کے بعد خبر آتی ہے کہ مفت علاج کی سہولتیں ختم، سرکاری ہسپتالوں میں فیسوں کی وصولی شروع۔ ای۔سی۔جی فیس دس روپے ایکوکارڈیوگرافی ساڑھے تین سو، اینجوگرافی ایک ہزار روپے اور اسکے علاوہ اینجو پلاسٹی وغیرہ کے ایک لاکھ وصول کئے جائینگے۔ اب یہ وہی ہے کہ پہلی خبر میں یہ تھا کہ مفت ہے Cardiac Care جو ایمرجنسی ہو گی، ساری وہ مفت ہو گی۔ اب اس میں انہوں نے پھر ایک اور جو انفارمیشن دی ہے کہ امراض قلب میں مبتلا مریضوں کے ٹیمپٹ ریٹ تین حصوں میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک تو ہے ای۔سی۔جی، جو وارڈ میں ہو گا تو اس سے دس روپے لئے جائینگے اور جو پرائیویٹ روم میں ہو گا، تو وہ پچاس اور زکوٰۃ فنڈ سے جسکو دیا جائیگا اس سے دس روپے لئے جائینگے اور اسی طرح دوسرے ٹیسٹوں کے بھی ریٹس جو ہے وہ تین حصوں میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ بھی ایک بڑا اہم فیصلہ ہے کہ اس میں ہمیں پتہ نہیں۔ اب تیسری جو نوز سہ ہے کہ جناب لیڈی ریڈنگ کو پرائیویٹائز کر دیا گیا ہے اور خبر یہ ہے کہ شعبہ کارڈیوٹھیوراسک کے مختلف ٹیسٹوں سے حاصل شدہ آمدنی سے شعبہ کے ہر سپیشلسٹ ڈاکٹر کو آرٹھانی لاکھ روپے ماہانہ ملینگے اور ٹی۔ٹی۔ٹی، ایکو، ای۔سی۔جی کرنے والے ٹیکنیشنوں کو اوسطاً بیس ہزار روپے ماہانہ دیئے جائینگے۔ اینجوگرافی وغیرہ کے ٹیکنیشنز کو اسی ہزار روپے ماہانہ رقم ملا کرے گی۔ جولائی تک امراض سینہ، نیوروسرجری، امراض معد اور کارڈیک سرجری کے شعبے بھی پرائیویٹائز کر دیئے جائینگے۔ اب یہ بالکل مختلف خبر ہے

پہلی خبر میں یہ تھا کہ مفت علاج کیا جائیگا۔ دوسری میں یہ تھا کہ انہوں نے شرح فیس بڑھا دی ہے اور تیسرا یہ ہے کہ یہ پرائیونٹائز کر دیئے جائینگے۔ اب یہ ایک اور پتہ نہیں کہ آیا ہسپتالوں کی پرائیونٹائزیشن اس صوبے میں ہم ابتداء کر رہے ہیں۔ اب ایک اور خبر جو یہاں پیرامیڈیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے آئی ہے، انہوں نے تو بہت سارے نئے ریش بتائے۔ لیکن میرے پاس ایک نوٹیفکیشن ہے۔ نوٹیفکیشن یہ ہے کہ جسکا حوالہ ایک میٹنگ میں دیا گیا اور یہ میٹنگ جو ہے Minutes of the meeting regarding the

Finance and Planning Committee of the Cardiology Unit of Post

Graduate Lady Reading Hospital Peshawar, held on 2.4.1997.

Reference according to the Health Department Notification No.

SO-H.V-1/96/KC Dated 12.3.1997. The following concessional

charges has been laid down for the investigative tests, treatment of the Government servants.... (Interruption)

**Nawabzada Mohsin Ali Khan** : I am on point of order

I think only a brief statement has to be made by the mover. After making a brief statement the Minister should give a reply and then it should be admitted for discussion.

-- He is entitled to speak as long as he likes.

جناب سپیکر ، Movers ، تہ لرن غوندے دوہ ، مخلور ، پنخہ منہہ زیات

ملاویری - خکہ چہ لرن نے Explain - نوخما خیال دے

نوابزادہ محسن علی خان ، Sir the point is ، چہ یو خل چہ دا شے ایہمب شے

Then he has the floor to talk for half an hour.



جناب سپیکر، ہخہ کیناستو۔

نوابزادہ محسن علی خان، Sir, I am on a point of order . میری عرض یہ ہے  
Time and time again یہ کہا جا رہا ہے کہ جی حکومت، حکومت تو آپ ہیں You  
are the Government, you have to laid down the policies.

جناب محمد ایوب آفریدی، سر انہوں نے پچھلی حکومت کا کہا ہے۔ 1996 کا حوالہ دیا  
ہے۔ پچھلی حکومت کی بات کی۔ اسکی نہیں کی ہے سر۔

جناب سپیکر،۔۔ محسن علی خان! انکا مطلب یہ تھا کہ جنکے ساتھ یہ ڈیپارٹمنٹ ہے He is  
the proper forum to give the accurate reply. It does not mean  
The appropriate person, he کہ ہے کہ مطلب انکا یہ ہے کہ  
should give a correct upto date reply. What I have gathered from. ..

---(Interruption)

نواب زادہ محسن علی خان، Sir, my humble submission is . بیگم صاحبہ نے یہ کہا  
ہے۔

**Sardar Mehtab Ahmad Khan** : (Chief Minister) Mr.Speaker!

now may I answer the question? I think I should answer the  
question without going into many details. Am I allowed?

**Mr.Speaker** : Yes, please.

**Chief Minister**: I must have the honourable member from Karak,  
Haji Adeel is very much member of the Government and inshallah  
he will remain the member of the Government. I think

ہمیں اس بارے میں سوچ لینا چاہیے کہ اگر ہماری اپنی جماعت میں سے بھی کوئی ممبر

کسی ----- قطع کلامی -----

Nawabzada Mohsin Ali Khan: point of order sir, Haji Adeel is not a member of the Government. I would like to make it clear to the Chief minister, he is the deputy speaker of this honourable house and he is the property of this house.

Chief Minister: He is the deputy speaker, alright alright but belongs to the ruling party.

میرے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ جہاں پر ----- قطع کلامی -----

جناب سپیکر، مسئلہ حل کرنی دا دیرہ Important خبرہ دہ - مہربانی اوکرنی دانوک جھونک اوس پہ دے خانے پریردنی - دومرہ Important مسئلہ دہ چہ پہ دے باندے مخہ حل نے را اوخی - دا دیرہ ضروری مسئلہ دہ۔

وزیر اعلیٰ، ممبر صاحب کو میں بتانا چاہتا تھا کہ وہ بے شک ڈپٹی سپیکر بھی ہیں لیکن ہیں ہمارے Don't worry about it. مجھے کوئی فکر نہیں ہے انکی - میں بہت شکریہ ادا کر سکتا ہوں بیگم صاحبہ کا بھی اور آئریل ممبر کا کہ انہوں نے ایک بہت اہم ایشو پہ اپنی بات کی ہے - میرے خیال میں جناب ہمیں کچھ حقائق ایسے ہیں - جن کو تسلیم کرنے کا وقت آگیا ہے اور ان میں حقائق یہ ہے کہ ماضی میں حکومت کی تمام کوششیں جو عوام کو صحت کی اور اسی طرح کے دوسرے شعبوں میں سہولتیں دینے کی جتنی بھی Efforts ہوئی ہیں - جب عملی طور پر ہم نے انکو دیکھا Implementation میں تو وہ ہمیشہ کی طرح ناکامی کی طرف جاتی رہی اور آج صورت حال یہ ہے کہ حکومت اپنے بجٹ کا ایک بڑا حصہ عوام کو صحت کی سہولتیں میسر کرنے کے لئے خرچ کرتی ہے لیکن جہاں تک اس صوبے میں غریب فرد کا تعلق ہے اسکو کسی قسم کی کوئی سہولت میسر نہیں اور یہ بات آپ بھی

جانتے ہیں۔۔۔ میں بھی جانتا ہوں اور معزز اراکین جو اس اسمبلی میں جو بیٹھے ہیں، وہ بھی اس بات سے واقف ہیں کہ ہم اپنے حلقے میں، اپنے اپنے علاقوں میں جب غریب لوگوں کو دیکھتے ہیں، تو صحت کی سہولتوں میں انکا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور بہت طویل عرصے تک اس کو اس طرح نظر انداز کیا گیا کہ حکومت جہاں اپنے مالی وسائل کو بہترین انداز میں خرچ کرنے سے قاصر رہی وہاں پر نظام کے اندر بھی اتنی بد نظمی جاری رہی کہ بالآخر یہ Institutions جو ہیں، ختم ہونے کے قریب آگئے ہیں۔ اب صحیح صورتحال یہ ہے کہ فری میڈیسن کے نام پر Mr. Speaker! a poor patient does not even get a free Aspro۔ اس کو Free Aspro بھی نہیں ملتی ہیں۔ اس کو دو روپے کا جو ڈسپوزل سرنج ہے، وہ بھی نہیں ملتا اور جو ہاسپٹلز کی حالت ہے، وہ بھی آپ کے علم میں ہے کہ وہاں ڈاکٹرز کاغذوں میں بڑی تعداد میں موجود ہیں تعداد میں لیکن موقع پر موجود نہیں ہیں۔ ہاسپٹلز کے جو وارڈز ہیں اگر اس میں ایک سو بیڈز کی گنجائش ہے تو وہاں پر ایسے ہاسپٹلز بھی ہمارے پاس موجود ہیں کہ جہاں پر برآمدوں میں بھی بستر لگے ہونے ہیں اور ایسے بھی ہاسپٹلز ہیں، لیڈی ریڈنگ، اس صوبے کا سب سے بڑا ہاسپٹل ہے اور وہاں پر صورتحال یہ ہے کہ مجھلی منڈی کی حالت شاید اس سے بہتر ہوگی۔ اس کے باقہ رومز اس کے Surroundings بدبودار ہیں Stinking ہے اور یہ تمام جو اس کے ذمہ دار افراد ہیں وہ بھی ہم جیسے ہیں۔ لیکن ہم نے بہت Criminal attitude اس پر رکھا اور یہ بات اب تسلیم کر لینی چاہیے کہ حکومت کے ذرائع اس کے مالی وسائل اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیتے کہ ہم اپنی ان پالیسیوں کو جاری رکھ سکیں کہ جہاں پر ایک غریب آدمی کو کوئی چیز میسر نہ آسکے اور چند لوگ مل کر ان وسائل کو اپنے لئے استعمال کریں۔ جو اخبارات میں اس کے بارے میں Issues develop کیا گیا ہے۔ متضاد خبریں آئی ہیں یہ بات ٹھیک تھی کہ منسٹر صاحب کے ڈیپارٹمنٹ کو فوری طور پر Clarification

کرنی چاہیے تھی، لیکن شاید کسی وجہ سے نہ ہو سکا۔ حقیقی صورتحال یہ ہے کہ پچھلے سال  
 اپریل ۱۹۹۶ء میں ایک کمیٹی کی تشکیل ہوئی تھی۔ جس کے چیئرمین اس وقت کے فنانس  
 منسٹر تھے اور ان کے ذمہ یہ بات لگائی گئی کہ آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ حکومت اپنی  
 تمام سرمایہ کاری کرنے کے باوجود عوام کو سہولتیں میسر کرنے سے قاصر ہے اور ہمارے  
 تمام ڈیپازٹس جہاں پر بہترین مشینری پڑی ہوتی ہے، تھوڑے عرصے بعد اس  
 مشینری کسی یا تو غلط استعمال ہوئی ہے یا مشینری ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو اس کو  
 صحیح طور پر فیکس نہیں کرنا چاہتے اور اسی طرح ہسپتلز کے باہر مختلف جگہوں پر اس کے  
 قریب ترین بھی لیبارٹریز، پرائیوٹ کلینک، پرائیوٹ اپریش فیئررزنگ ہومز اور اسی طرح  
 کی دوسری تمام چیزیں اتنی بڑی تعداد میں آگئی ہیں کہ مریض کو ہسپتال کی سہولتیں،  
 حکومت کی سرمایہ کاری کے باوجود تمام Infrastructure کی موجودگی کے باوجود، تمام ان  
 اہل لوگوں کی Presence کے باوجود جن کو وہاں پر Appoint کیا جاتا ہے۔ اور اس کے  
 لئے اس صوبے کا ہر ضرب آدمی بھی اپنی جیب سے ٹیکس دیتا ہے۔ اس کے باوجود  
 تمام لوگوں کو ان پرائیوٹ کلینکس میں بھیجا جاتا ہے۔ ان پرائیوٹ لیبارٹریز میں بھیجا  
 جاتا ہے اور اپریٹمنٹ بھی وہاں ہوتے ہیں جہاں پر Privately لوگوں کو بڑی تعداد میں  
 پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور ہسپتلز میں صورتحال وہی ہے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ کے  
 مطابق اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ ہسپتال کی آمدنی کو کچھ بڑھانا چاہیے۔ اس حد تک بڑھانا  
 چاہیے کہ ایک مریض جو باہر جا کے پیسے خرچ کرنے کے لئے تیار ہے، وہ ہسپتال میں اس  
 کی ادھی قیمت یا اس سے بھی کم یا اس سے تھوڑا زیادہ اتنی قیمت ادا کر سکے تاکہ ہماری  
 وہ لیبارٹریز اور ہمارے دوسرے جو ٹیکنیکل سروسز ہیں جو ٹیکنالوجی Available ہے یہ  
 Functioning رہے اور ہسپتلز بھی اپنے اخراجات کے بوجھ کو کم کر سکے۔ اس  
 Recommendations کے مطابق جو پہلے سے موجود User charges تھے، یہ جناب

User charges نئی بات نہیں ہے۔ یہ ہاسپٹلز میں جب سے پاکستان بنا ہے User charges لگے ہونے ہیں، لیکن اب آپ یہ اندازہ کریں کہ اگر کوئی Patient جو ہاسپٹل میں سہولت لینا چاہتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اتنا مالدار بھی ہے اس کی جیب میں اتنے پیسے موجود ہیں کہ وہ پاکستان کے بہترین پرائیویٹ ہاسپٹلز میں ہزاروں روپے جا کے خرچ کرنا چاہتا ہے لیکن اپنے ہاسپٹل پر وہ دس روپے خرچ کرنا نہیں چاہتا، یہ کتنی بڑی زیادتی کی بات ہے اور اس کے مقابلے میں ہم اس غریب آدمی کو اس سہولت سے محروم کر رہے ہیں جس کا حق ہم پر زیادہ ہے۔ لیکن یہ User charges جو آپ کو میں اسکی ایک جھلکی دکھاتا ہوں کہ Room rent جو او پی ڈی سے آپ چٹ کی بات کرتے ہیں۔ او پی ڈی کی ایک روپے کی چٹ تھی اس کو تحصیل ہیڈ کوارٹر میں دو روپے کیا گیا ہے اور ٹیچنگ ہاسپٹل میں ایک روپے سے پانچ روپے کیا گیا۔ کیونکہ جہاں پر زیادہ سہولتیں موجود ہیں وہاں پر اخراجات بھی زیادہ آتے ہیں۔ یہ پانچ روپے کیا گیا ہے اور یہ پچھلے سال 2nd October سے یہ فیسیں بڑھانی گئیں، User charges بڑھانے گئے۔ اس کے علاوہ جناب ایک اور چیز دکھیں کہ ایڈمیشن فیس جو ڈسٹرکٹ ہاسپٹل میں پہلے پانچ روپے تھی اس کو پندرہ روپے کیا گیا یہ کوئی زیادہ نہیں ہے اس پر اخراجات آپ دکھیں کہ کتنے بڑھتے جا رہے ہیں اور یہ پہلے سے پانچ روپے جو ہیں، کئی سال پہلے کے یہ Charges تھے اور ٹیچنگ ہاسپٹل میں اس کو بیس روپے کیا گیا جو شاید بادل نظر میں زیادہ لگتے ہوں، نظر آتے ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اخراجات بھی دنیا بھر میں شاید ہی ایسا کوئی ملک ہو جو ان سہولتوں کو اتنے کم ریٹس پر دے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا! آپ ایرکنڈیشنڈ روم کی بات کریں جو پرائیویٹ وارڈز ہیں وہاں یہ کوئی فیس نہیں ہے۔ اس کو کوئی چارجز نہیں کئے جائیں گے لیکن جب ایک مریض ایرکنڈیشنڈ روم میں رہنا چاہتا ہے تو اس کو پھر ضرور قیمت بھی ادا کرنی ہے۔

The Government is not bound to -

provide free services to any patient who can afford out side that

same facility at a much higher cost. Why can't they pay in the

This is our Government hospitals. کیا یہ گورنمنٹ ڈسٹن کی گورنمنٹ ہے

Government ہمیں اس کو کامیاب چلانا ہے، لیکن ہمیں Attitude بھی بدلنا ہے۔ اب

آپ اندازہ کر لیں جناب سیکرٹری! کہ ٹیچنگ ہسپتالز کی بات کر لیں اس کو ذرا دیکھ لیں کہ جو

پرائیویٹ روم ہیں ' یہ دوسرے صوبوں سے کہیں کم ہیں۔ یہ پنجاب سے بھی کم ہے

پنجاب میں اس سے کئی زیادہ ہیں۔ اب آپ ذرا اندازہ کر لیں Wards are free اس میں

کوئی چارجز نہیں کریں گے لیکن جو سائیڈ روم ہے وہاں 35 روپے پہلے چارجز ہوتے تھے

اور اب It is seventy five rupees - 75 روپے Facility ہے جہاں پر سائیڈ روم میں

دو تین یا چار مریض رستے ہیں ' وہاں پر اگر کوئی خصوصی رہنا چاہتا ہے تو اس کو ضرور

قیمت ادا کرنی چاہیے۔ پرائیویٹ روم بھی Without Air conditioned جو ہے پہلے

دو سو روپے تھا اب اس کو ڈھائی سو روپے کیا گیا یہ بھی بالکل بہت ہی مناسب ہے اور

جناب جب Private room with heating and air conditioned facilities تین

سو روپے ' دنیا بھر میں آپ ریلوے سٹیشن پر چلے جائیں کوئی ایرکنڈیشنڈ کمرہ ایک رات

کے لئے تین سو روپے میں نہیں ملتا ' ریلوے سٹیشن میں ' اور جناب سیکرٹری! یہ کروڑوں

روپے کے جب خرچے کئے گئے ہیں یہاں پر ہم ایرکنڈیشنڈ رومز کسی کو مفت دینے کے

لئے بالکل تیار نہیں ہیں اب یہ وقت نہیں آیا ہے۔ اس کو چار سو روپے کیا گیا ہے اور

بولٹن بلاک جہاں پر Air condition facility ہے اس کی پہلے پانچ سو روپے تھے اس

کو سات سو روپے کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سات سو روپے کم ہے اس کو اس سے

بھی زیادہ ہونے چاہیے اگر ہم جو بولٹن بلاک میں آکر رہ سکتے ہیں وہ پریل کانٹری نٹنل میں

پانچ ہزار روپے دے کر رستے ہیں اس کمرے میں جناب اور Boltan block is not

less than Pearl Continental یہ ٹھیک ہے کہ وہاں شاید احتلافیشن نہیں ہے لیکن Facilities are there جو ایکسپنس فم ہے اس کا پہلے 25 روپے تھا اور ابھی اس کو سرکاری ہسپتال میں 35 روپے کیا گیا ہے آپ سو روپے دے دیتے ہیں جب مریض ہسپتال سے ایک قدم باہر نکلتا ہے تو اس سے ایکسپنس لیبارٹری والے سو روپے چارج کرتے ہیں اور ہم سرکاری ہسپتال کو 35 روپے بھی دینا نہیں چاہتے کیا کرنا چاہتے ہیں ہم؟ ہمارے پاس تو کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ اس صوبے میں کوئی تیل نہیں نکلتا ہے۔ اس میں کوئی سونے کی کانیں نہیں ہیں۔ ہم نے اس کو پیسے دینے ہیں تو تب یہ چلے گا ورنہ جو ماضی میں ہم نے اس کے ساتھ مجرمانہ رویہ اختیار کیا اب لے جا رہے ہیں گے ایسا اب نہیں ہو سکتا جناب اور Routine کے جو Tests ہیں دس روپے تھے ان کو بیس روپے کیا گیا۔ اب میں جناب آتا ہوں باقی معمولی چارجز ہیں۔ اس میں جناب سپیکر! ہم نے ایک اور چیز دیکھی ہے کہ جب آپ کروڑوں روپے کی مشینری لا کر اپنے Hospitals میں رکھتے ہیں ' ایک ایک مشین جیسے Cordiac wing ہے Cordiac, Thoracic Unit کی بات کریں۔ یہ کروڑوں روپے کا یونٹ ہے اور وہ ہم آ کر چھوڑ دیتے ہیں اور ایک ٹیکنیشن کے حوالے کر دیتے ہیں۔ جس کی تنخواہ شاید دو ہزار روپے ہے اور آپ اس سے پانچ کروڑ روپے کی مشینری کی چوکیداری کروانا چاہتے ہیں اگر آپ اس کے ساتھ یہ ٹھیک بات ہے کہ شاید Apparently جو پالیسی ہم Adopt کرنے جا رہے ہیں ممکن ہے یہ کوئی بہت اچھی نہ لگے لیکن فوری طور پر ہمارے پاس اس کا کوئی اور حل نہیں تھا ہم وہاں پر پیرے نہیں بیٹھا سکتے ہیں۔ ہمیں اسی فرد کے حوالے کرنا ہے جو اس یونٹ کا انچارج ہے اور اسے ذمہ داری کے ساتھ کرنا ہے کہ وہ ہمارے Patients کو وہ Facilities دے جو کہ ان کو اس سے پہلے یہاں میسر نہیں تھیں لیکن اگر ہم اتنی بڑی سرمایہ کاری کر سکتے ہوں تو آپ یقین کریں کہ ہم سارا پیسہ اپنے پاس سے خرچ کر کے لوگوں کو فری سولتیں

دے سکیں لیکن یہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اب جو بات ہو رہی ہے Cardio thorasic unit کے قیمتوں کی بات۔ جناب سپیکر! یہ سہولت پہلے صوبہ سرحد میں موجود نہیں تھی یہ بڑی High level advance facilities ہیں جو دل کے امراض کے آپریٹرز ہیں ان کے اندر جو بانی پاسز ہیں اس میں Permanent pace maker رکھے جاتے ہیں اور اس میں بہت Advance technology, sir I am not a Medical Professionalist سے مجھے ان کے بارے میں پتہ نہیں ہے لیکن Thallium کو بھی ہم نے Introduce کیا ہے کہ اس کی Treatment بھی ہے اور اس میں Angioplasty ہے So all these facilities جو پہلے یہاں سے لوگ دوسرے ملکوں میں جایا کرتے تھے اور پھر آہستہ آہستہ پنجاب اور اسلام آباد اور کراچی میں لوگ علاج کرواتے تھے یہ سہولتیں اس صوبے کے ہسپتال میں موجود نہیں تھیں۔ یہ حکومت نے اس کی طرف توجہ دی اور ان سہولتوں کو یہاں لانے کے لئے بڑا روپیہ خرچ کیا گیا لیکن جب ان کے چلانے کی بات آتی ہے تو جناب سپیکر! یہ وہ علاج ہے جو اس سے پہلے لوگ ڈیڑھ ' دو لاکھ روپے صرف پاکستان میں مختلف جگہوں میں خرچ کرتے ہیں ' اسلام آباد میں یا راولپنڈی میں جو ہسپتال ہے۔ کارڈیالوجی کا جو یونٹ ہے جہاں میرے علم کے مطابق اس میں پونے دو لاکھ روپے کے قریب خرچ آتا ہے۔ کراچی میں جو ہسپتالز ہیں ' ان میں بھی ڈیڑھ لاکھ روپے یا سوا لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ شاید اس سے بھی زیادہ ہو گا کیونکہ یہاں سے Patient جاتے ہیں ان کو Stay کرنا ہوتا ہے Families جاتی ہیں تو جناب ہم نے ان کے لئے ایک وہ طریقہ استعمال کیا کہ جہاں پر ہم کم سے کم ان سے چارجز کر سکیں۔ کیونکہ ان کو Functional بنانا ہے ہم یہ کام نہیں کرنا چاہتے ہیں کہ جو ' جیسا کہ میں نے اس دن بھی ذکر کیا کہ اسی لیڈی ریڈنگ میں ایک مشین سی ٹی سکین 87ء میں اسی فلور پر اس کے بارے میں Discussion کی اور میں نے جب 1997ء میں ذکر کیا کہ وہ مشین ' میرا شک ہے کہ وہ

آج بھی خراب پڑی ہے تو جناب سپیکر! جب میں نے اسے چیک کیا تو واقعی وہ خراب پڑی تھی کیونکہ ہم کرڑوں روپے کی مشینری کو Functional نہیں کر سکے، تو ہم نے یہ طریقہ استعمال کیا کہ ہم ان Facilities کو انتہائی کم قیمت پر Affordable prices میں جہاں پر ہم اس کی Maintenance بھی Creat کر سکیں۔ کیونکہ گورنمنٹ Maintenance نہیں کر سکتی۔ یہ آپ کو میں ایک مثال دیتا ہوں ECG جو ہے اس میں ہم نے تین Categories کی ہیں ان تمام سہولتوں میں جو Cardio Thorasic Unit اس کے لئے تین Categories کیا ہے۔ ایک ہم نے Patient demarcate کیا ہے جو پرائیویٹ علاج کرانا چاہتا ہے اور Who can afford it اس کے پیسے موجود ہیں اس کو خرچ کرنے چاہئیں This is the time that he must spend money اور ہماری قیمت پر اس کو نہیں رہنا ہے اور ایک ہے وارڈ، اور پھر ایک ہے زکوٰۃ کا Patient جو کہ واقعی مستحق ہے اگر وہ زکوٰۃ کا Patient ہے تو وہ مستحق ہے اس کو زکوٰۃ سے ادائیگی کی جانے گی۔ یہ تین Categories ہم نے بنائی ہیں۔ اس میں ایک میں آپ 'Angco plasty کا ذکر اخبار میں آیا ہے میں اس کا ذکر کر دیتا ہوں کہ پرائیویٹ چارجز جو ہے وہ ہم نے Fifty thousand propose کئے ہیں، پچاس ہزار روپے اور یہ Angco plasty میرا جہاں تک یقین ہے کہ یہ پاکستان کے جو دوسرے Hospitals میں ہے ان میں بھی ڈیڑھ لاکھ روپے سے شاید کم نہیں ہوتا۔ پچاس ہزار روپے ہم نے Minimum private wards کے لئے رکھا ہے اس میں سے جو عام وارڈ میں ہم نے Thirty thousand rupees رکھا ہے کیونکہ یہ بھی اخراجات اس میں آتے ہیں اور زکوٰۃ کے مستحق کے لئے Fifteen thousand rupees رکھے ہیں۔ جو Virtually اس کو اپنے پاس سے نہیں دینے ہیں وہ زکوٰۃ فنڈ سے دینے جائیں گے سو عملی طور پر یہ زکوٰۃ کے مستحق Patient کو جو غریب Patient ہے اس کا علاج فری ہو گا۔ اب اس میں سے جو

اصل اخباروں میں آیا ہے کہ اس کی آمدنی ڈھائی لاکھ روپے ہو گی اس صوبے میں کتنے لوگ ہیں جو روز اپنے علاج کے لئے آیا کریں گے؟ آپ کے خیال میں یہ سارا صوبہ دل کے مریضوں کا ہے یہ تو بڑے دل والے لوگ ہیں اچھے لوگ ہیں یہاں پر روز دل کے مریض نہیں پیدا ہوں گے کبھی کبھار کوئی جب بیمار ہے وہ آیا کرے گا اور ڈاکٹر کا اور ٹیکنیشن کا ہم نے بہت Minor share اس میں رکھا ہے وہ Minor share اس لئے رکھا ہے اس کو رکھنے کا جو Objective ہے وہ کسی حالت میں اس سے زیادہ نہیں ہے کہ ہم اس کی Maintenance اس وارڈ کے انچارج کے حوالے کر دیا ہے اس مشین کی Maintenance بھی اس کے پاس ہو گی اور اس کے پاس جو ڈبلی جو اخراجات ہیں اس کو رن کرنے کے لئے بھی اس کے حوالے ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اس کے اخراجات کے لئے نہیں آیا کرے گا۔ سو حکومت نے اس کی Maintenance کے بوجھ کو بھی کم کر دیا ہے اگر ہم ایسا نہ کرتے تو شاید ہم اس Equipments کے ساتھ بھی اتنی بڑی سرمایہ کاری کے بعد وہی حشر کرتے جو ہمارے باقی Hospitals میں مشینری کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ اسی طرح جناب والا! جو Permanent pace maker اس کے پرائیویٹس کی قیمت 70,000/- ہم نے Propose کیا اور وارڈ کے اندر رہے گا وہ بھی، کیونکہ Equipment لگتا ہے اس کے ساتھ اس کا یونٹ ہے اس کا۔ اس کی قیمت ادا کر کے اس کو منگوا یا جانے گا اور زکوٰۃ کے Patient کے لئے بھی اس میں اس کے لئے بھی زیادہ وہ زیدہ ہیں وہ 65,000/- روپے ہیں کیونکہ یہ سارا سارا یونٹ جو ہے یہ اس کی قیمت ادا کر کے آئیگی یہ کوئی ایسی سہولت نہیں ہے کہ جو اس مشین سے نکل کر آنے گی بلکہ یہ یونٹ Pace maker ایک مریض کے لئے اس کی زندگی دیتا ہے اس کی زندگی کو رواں رکھتا ہے اور یہ یونٹ باہر سے آتا ہے سو Actually اس کی جو قیمت ہے صرف وہی وصول کی جانے گی اور اس کے علاوہ کوئی مقصد نہیں ہے تو چند ایک

مٹائیں تھیں۔ اس کے علاوہ جناب والا! میں آپ سے اور گزارش کرنا چاہتا ہوں یہ ٹھیک ہے یہ کچھ Policies جو ہیں ان پر ہم نے فیصلے کرنے ہیں Members of the Assembly کو Confidence میں لینا چاہتے ہیں ان کے سامنے میں نے بریکنگ کے لئے ہدایت کی ہے، منسٹر صاحب کو بھی اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کو کہ وہ اراکین اسمبلی کے سامنے بیٹھ کر ان کو صحت کی پالیسی اور جو موجودہ حالات ان کے سامنے لے کر آئیں گے۔ میں نے جناب والا! LRH کا Visit کیا اور LRH میں اگر ہمارے معزز اراکین وہاں جا سکتے ہیں اگر یہ بولٹن بلاک سے ذرا آگے چلے جائیں تو ان کو ضرور پتہ ہو گا کہ اس Hospital میں ہر روز پانچ ہزار کے قریب Patients آتے ہیں۔ تین ہزار سے زیادہ OPD میں اور بارہ سو سے زائد Casualties میں اور اسی طرح چند سو جو ہیں وہ Average میں نے اندازہ کیا کہ یہ پانچ ہزار کے قریب آتے ہیں اور جناب سیکرٹری پانچ ہزار Patients کے ساتھ کم از کم تین Attendants کا بھی ہم اگر Average لگائیں کیونکہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک گاڑی میں ایک Patient آتا ہے تو پوری ونگ Attendants کی بھر کے اس کے ساتھ آتی ہے۔ ان کو ہمارے Hospitals پر اعتماد نہیں ہے۔ ہماری Nursing care پر اعتماد نہیں ہے ہمارے ڈاکٹرز کا جو نظام ہے اور Hospital کی Care کا تو اس پر اعتماد نہیں ہے اس لئے ہر patient کے ساتھ دو سے زائد لوگ آتے ہیں تو میں نے Average کیا کہ اگر ہر Patient کے ساتھ تین آدمی آتے ہیں تو اس کے پندرہ ہزار Attendants روزانہ آتے ہیں۔ اگر آپ اس پندرہ ہزار کو اور کم کر دیں۔ دس ہزار کرنا چاہتے ہیں بہت Farly تو That is also possible کہ دس ہزار اس کے Attendants اور Five thousand patients that means fifteen thousand peoples in a very small place جہاں چاروں طرف بڑھائیں ہیں اور تھوڑی جگہ یعنی چلنے کی نہیں ہے It is actually not less than a fish

It was stinking بد بو تھی وہاں پر - کھڑے نہیں ہو سکتے اور میں بہت اپنے ان کے لئے کوئی اچھے معاملات ہیں اور جذبات نہیں رکھتا ہوں لیکن میں نے ڈاکٹرز کو داد دی کہ جن Conditions میں وہاں کام کرتے ہیں وہ Conditions totally inhuman ہیں وہاں نہ صرف Patients کی Condition inhuman ہے بلکہ وہاں کام کرنے والے جو لوگ ہیں ان کو آپ جتنا بھی برا کہیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی ہمدردی کے مستحق ہیں کیونکہ ان کے لئے بھی Conditions suitable نہیں ہیں They are not ideal - آئیڈیل کو چھوڑ دیں میں کہتا ہوں وہ جو Bare minimum level ہے اس پر بھی نہیں ہیں اور پھر ہم ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں Free treatment دیں گے۔ یہ مجھے پتہ ہے کہ اخبارات میں کون لوگ ہیں؟ کیا مقصد ہے ان کا؟ یہ مقصد صرف یہ ہے کہ ہم نے جو 'کچھ لوگوں نے جناب یہاں پر معاملات کو اپنے ہاتھوں میں اس طرح لے کر رکھا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے چلانا چاہتے ہیں' چلا لیں اس سے پہلے بھی ان کی مرضی چلتی رہی ہے لیکن اگر آپ ان کی مرضی کو Submit کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ وقت آ گیا ہے کہ آپ ان لوگوں کے لئے سوچیں کہ جو اس ملک میں تیس فیصد کم از کم Poverty line پر رہتے ہیں اس سے Below رہتے ہیں۔ میں نے ایک کمیٹی بنائی ہے پھوٹی سی Exercise کروائی ہے 'Experiment کے لئے۔ میں نے کچھ درد مند ڈاکٹرز کو ڈھونڈا جو اس Profession سے تعلق رکھتے ہیں جن کے دل ابھی کالے نہیں ہوئے تھے۔ I am very sorry about my words. مجھے غصہ بھی ہے، مجھے ناراضگی بھی ہے اور مجھے دکھ بھی ہے، ساری چیزیں ہیں، میں بے بسی نہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے احساس ہے کہ یہ ایک ایسا ایٹو ہے کہ جس میں ہمارا پریس، ہمارے ممبرز آف پارلیمنٹ، ہمارے ممبران اسمبلی اور ساری قوم کو اکٹھے کھڑے ہو جانا چاہیے۔ This is a cry, we

سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم ان لوگوں کے لئے یہ سوچیں جن کو لائن میں لگ کر جب وہ ڈاکٹر کے پاس پہنچتے ہیں تو ان کو بتایا جاتا ہے کہ آج چھٹی ہوگئی ہے ' پھر آنا۔ جن کو دو ایک روپے کی اسپرو کی گولی نہیں ملتی ہے اور آج Let us confess it. اس کو ہمیں تسلیم کرنا چاہیے کہ اس ملک میں آج جو سب سے مہنگی چیز ہے وہ علاج ہے۔ گولی سستی ہے اور اسپرو کی گولی مہنگی ہے۔ اس ملک کے ساتھ بھی ظلم ہے کہ ہم نے صحت کے سہولتوں کو اتنا مہنگا کر دیا ہے کہ اب سفید پوش بھی علاج نہیں کروا سکتا، ہمیں یہ بات معلوم ہے میں نے ان لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا کہ آپ ہمیں اپنی رائے دیں، ان سے میں نے رائے لی۔ کوئی ہم نے اس رائے کو ایک پائلٹ پروگرام کے تحت صرف پشاور کو ہم نے لیا کہ جناب سیکرٹری! اس پشاور کے گرد کئی کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے ہسپتالز بنائے گئے۔ I am sorry, I am taking more time. لیکن یہ بڑا Interesting موضوع ہے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں اور اس پر آپ کو زیادہ سے زیادہ معلومات پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس پشاور کے گرد کئی ہسپتالز ہیں۔ حیات شہید ہے، حیات میڈیکل کمپلیکس ہے، یہ تو بڑے Major hospitals ہیں لیکن سارا بوجھ L.R.H پر تھا۔ اس کے بعد اس میں تمام جتنے بھی نئی Faculties add کی گئی۔ پچھلے دس سالوں میں، ان کو بھی اسی جگہ پر لاکر کھڑا کیا گیا اور Without any palanning کوئی سوچے بغیر کہ آج سے دس سال کے بعد کیا ہوگا؟ آج سے بیس سال کے بعد کیا ہوگا؟ جب یہ ٹریک بڑھ جائیگی اور ہمارے Surrounding میں پریشر کتنا بڑھے گا؟ میں نے جناب مردان ہسپتال کو بھی دیکھا آپ یقین کر لیں کہ شاید آفریقہ کے کسی ملک میں بھی اس ہسپتال کی حالت نہ ہوگی جو ہمارے ان بڑے ہسپتالز میں ہیں۔ Totally inhuman انسانوں کو نہیں رہنا چاہیے لیکن ہم مجبور ہیں کہ ہمارے لئے سچ بات کرنا مشکل ہوتا ہے۔

اس لیڈی ریڈنگ پشاور کے گرد، یہاں سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر بھی ہاسپٹل تھا۔ جناب! یہی ہاسپٹل چھوٹا سا بیس بیڈ کا تھا۔ چار سال سے بند پڑا ہے، اس کو کسی نے Use میں نہیں لایا۔ اس کے علاوہ دوسرے پانچ چھ ہاسپٹلز تھے، چھوٹے چھوٹے ضرور ہیں لیکن وہ ہمارے اس سسٹم کو انہوں نے Help نہیں کیا۔ میں نے تجویز کیا کہ آپ ایل۔ آر۔ ایچ کے گرد Sattelite Hospital کو Develop کیا جائے جو اسمر جنسی کو Treat کریں اور تمام لوڈ کو یہاں Divert کرنے کے بجائے اس کو ہم آہستہ آہستہ In take کو کم کرتے جائیں۔ اس کے علاوہ Post Graduate Medical Institute ہے بڑا ہمارا Prime Institute ہے لیکن حالت اس کی بھی اگر آپ دیکھیں ایل آر ایچ میں - Absolutely وہاں پر کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ اس کو ضرور ایل آر ایچ میں رکھا جائے۔ یہ ضرور ہے کہ جو Mis planning پہلے ہو چکی ہے اب اس کا ازالہ کرنے کی ضرورت ہے سو میں نے ان سے کہا ہے کہ اس ایل۔ آر۔ ایچ کو حیات شہید میں لیکر جائے یا اس کو حیات میڈیکل کمپلیکس میں لیکر جائے، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، وہ ایک نیا انسٹیٹیوٹ Develop ہوا ہے اور کچھ ٹریننگ بھی وہاں پر سہولتیں میسر ہو جائیں تاکہ اس کو ہم Functional بنا سکیں۔ میں جناب پچھلی دفعہ جب وزیر صحت تھا، دس سال قبل کی بات ہے اس وقت بھی حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پر ہم نے کام شروع کیا اور After ten years شامہ ہم نے کئی سو لوگوں کو بھرتی کیا ہوا ہے لیکن اس کی چلنے کی حالت یہ ہے کہ میرے خیال میں کچھ بھی نہیں ہے وہاں پر یہ ہم کہاں جانا چاہتے ہیں؟ میں نے پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج کو فیز واٹر میں وہاں شفٹ کرنے کے لئے کہہ دیا ہے، کیونکہ یہ ایل۔ آر۔ ایچ کی نہیں ہو سکتی ہے۔ یہاں پر ٹریننگ کی Facilities, Equipments موجود ہیں، ٹیکنالوجی موجود ہیں Professionals موجود ہیں یہاں پر، لیکن وہ جو On the job training ہو سکتی ہے اس کے لئے Situation is not

cordial, it is not friendly at all. اس لئے وہاں پر اس کو لیکر جانا ہے۔ یہ کچھ لوگوں کو تکلیف ضرور ہے اور ہم نے جو ساری دنیا کا تسلیم شدہ نظام ہے کہ ہسپتال کے وارڈ انچارج - یا - رجسٹرار ہوتے ہیں Professor can not be Incharge. Why اس should be a Professor Incharge of the wards?. It is not his role. کا کام نہیں ہے لیکن یہ اپنے لئے خود ڈیزائن کرتے رہے ہیں۔ ابھی ٹائم Correction کا تھا ہم نے کہا Correction کرتے ہیں ہم نے رجسٹرار کو واپس اس کی جگہ دینے کا اہتمام کر دیا ہے۔ یہ سارا پائلٹ پراجیکٹ ہے اور Trial basis پر کام کر رہا ہے تھوڑے وقت کے لئے ہوگا اس کو Study بھی کر رہے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک کام ہم نے ضرور کیا ہے کہ اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ وہ جو تیس فیصد تمام افراد جو Afford نہیں کر سکتے، ان کو وارڈ کے اندر Free treatment ملے۔ OPD سے میں نے ----- (تالیاں)۔۔۔۔۔ یہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ آپ ملاحظہ کر لیجئے جناب سیکر کہ کیا اس صوبے میں کسی ہسپتال میں کسی غریب آدمی کو کوئی سہولت میسر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مشکل باتیں ہیں کہ ہم کرنے جا رہے ہیں اور ابھی ہم Trial پر جا رہے ہیں یہ ایل۔ آر۔ ایچ سے شروع کر دیا ہے اس کو آگے بھی لے کر جائیں گے اور اگلے دو تین مہینے کے اندر ہم اس کو Implement کرنا چاہتے ہیں، لیکن میں یہ یقینی بنانا چاہتا ہوں کہ وہ جو تیس فیصد کم سے کم لوگ ہیں ان کو وارڈ کے اندر Free medical treatment ملے۔ اس کا علاج اپریشن تک 'Free ہو کیونکہ یہ ہم لازمی بنانا چاہتے ہیں OPD میں ہمارا جتنا بھی فنڈز ہم Free medicine کے لئے مختص کرتے تھے وہ کبھی کسی کو نہیں ملا اس کو بھی میں نے بند کر دیا۔ سرکاری ملازمین سمیت، او پی ڈی میں کسی کو بھی اور Patient کو نہیں ملے گا کیونکہ ہم وہاں پر بے بس ہے ان کو Local purchase کی اجازت ہے ان کو جس کے لئے جتنی مرضی میڈیسن Purchase کر لیں۔

غریب کو کچھ نہیں ملتا اس لئے ہم نے وہاں پر بھی اگر کوئی معمولی بیماری ہے تو اس کو Afford کرنا چاہیے لیکن اگر وہ شدید بیمار ہے تو ہسپتال میں ہم ان کو چارج کریں گے اور بیس فیصد کو میں یقینی بنانا چاہتا ہوں اور چاہے کچھ بھی ہو اس کام میں ہمیں محنت کرنی ہے اور جو ہمارے دوسرے یونٹس ہیں جناب خوراک کی بات کرتا ہوں آپ کو، آپ جا کر دیکھ لیں گے ہسپتال میں کبھی کسی مریض نے خوراک نہیں کھائی ہے کیونکہ وہ خوراک کھانے کے لئے نہیں ہے اس کو میرا نہیں یقین کہ اس کو کوئی کھا سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے اس کو بھی 'اب ہم نے سوچا ہے کہ اگر یہ خوراک مریض نہیں کھاتا تو پھر کسی اور کو بھی نہیں کھانی چاہیے۔ ان لوگوں کو نہیں کھانی چاہیے جو اس کے ذمہ دار ہیں سو ہم نے اصل میں ان لوگوں کا کھانا بند کر رہے ہیں کہ جو اس راستے کی رکاوٹ تھی۔ یہ مشکل باتیں ہیں لیکن یہ انشاء اللہ ہم نے کرنی ہے اخبارات سے بھی ہم گزارش کریں گے کہ جب ہم اس پالیسی پر زیادہ جائیں گے 'Detail میں' تو ہم ان کو دعوت دیں گے وہ آپ کے ساتھ بیٹھیں Open مذاکرات کروائیں گے ڈاکٹرز کو بھی لیکر آؤں گا' میں لیکن ان کو بھی ثابت کرنا ہوگا کہ ماضی میں جو انہوں نے خدمات دی ہیں یا واقسی وہ خدمت تھی یا وہ اپنے Self vested interest کو Develop کرتے رہے ہیں۔ اب یہ بات چند لوگوں کے لئے ہم نہیں رکھنا چاہتے ہیں میں نے اس کا بار بار ذکر کیا ہے کہ

We have to make it sure that our resources must reach to the

beneficiary and we have the beneficiary that the people at, They are

the beneficiary not very, thank you very much Sir.

(تائیاں)

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! دومرہ لونے تفصیلی وضاحت

نہ پس، چہ کوم چیف منسٹر صاحب اوکرو دیوے خبرے اضافہ خہ کول

غوارم چہ ہغوی دا خبرہ پکنیں چہ کومہ خما پہ علم کنں دہ ، د ہیلہ  
 دیپارتمنت چہ ہغوی دا فیصلہ ہم کرے دہ چہ پہ کیجولتی کنں بہ چہ د  
 مریضانوغومرہ اخراجات دی نو دا بہ مفت وی اوگاننی دیپارتمنت کنں بہ  
 چہ یوقسم لہ کیجولتی دہ او حادثات دی نو پہ ہغے کنں ہم Treatment مفت  
 دے ۔ دا دوہ خبرے خہ ستاسو پہ وساطت ، کومے چہ خما پہ خیال د چیف  
 منسٹر صاحب د ذہن نہ Slip شوے ، ما چونکہ پروں دا تحریک التواء  
 ورکے وہ نو دے دپارہ ما خانے پہ خانے تیوسونہ کول چہ غہ پروگرام او  
 غہ Planning دے؟ خہ د چیف منسٹر صاحب دیرہ مشکورہ یم چہ ہغوی  
 دیرہ پہ وضاحت خبرہ اوکرہ خود دے باوجود بہ خہ بیا ہم دا خبرہ ہغوی تہ  
 کوم او پہ دے باندے خہ د ہغوی یقین دہانی غوارم چہ دے ہاؤس لہ بہ یو  
 بریفنگ ورکوی خکہ چہ دا ہاؤس بتول بریف شی نو مونرہ بہ پہ دے باندے  
 ہلہ مطمئن شو چہ کلہ مونرہ پہ دے خان مطمئن کرے شو ، نوپس دھغے بہ مونرہ  
 بل پہ دے مطمئن کولے شو ۔ د دے خبرو سرہ چہ غومر وضاحت چیف  
 منسٹر صاحب اوکرو او یا ئے دراتلونکی وخت دپارہ مونرہ سرہ وعدہ اوکرہ  
 چہ ہغوی بہ پہ دے سلسلہ اوضمن کنں مونرہ بریف کوی نو خہ پہ دے خپل  
 تحریک التواء باندے زور نہ اچومہ ۔

وزیر اعلیٰ ، Thank you very much میں نے یہاں ، آپ نے یہاں بہت اہم بات  
 کہلی ہے ۔ I think میں بہت تفصیل میں نہیں گیا تھا کیونکہ Its a very long  
 subject جو Under the peshawar health package میں اس کو کہتا ہوں پشاور  
 ہیلتھ پیکیج Because it is a trial thing اور ہم پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر یہاں پر ہم  
 نے کام شروع کیا ہے اور اس میں میں آپ کو گزارش کردوں کہ Free medical کے

ہم پہلی بار شروع کر رہے ہیں کچھ ایریا میں جہاں پر تمام Patients کو Free treatment ہو گا۔ ان کے کچھوٹی 'اپریشن تھیٹر' سی سی یو ' آئی سی یو ' لیبر روم اور

جیسے میں نے کہا کہ وہ تمام Deserving patients, thirty percent یہ ہم

انہیں فری کر رہے ہیں۔ اب آپ کے علم میں ہے کہ اپریشن تھیٹر میں مریض کو اس کا بیٹ پھیرا ہوتا ہے اور اس کو کہا جاتا ہے کہ جا کر فلاں چیز لیکر آؤ، اس کو بھی میں نے ختم کر دیا ہے۔ شاید کوئی فرد بھی ہے اپریشن تھیٹر اگر کوئی ڈاکٹر کسی سے کوئی چیز مانگے گا تو ہم شاید Legislation کریں کہ اس کو Arrest کرنے کے لئے Legislation

کرے We must make this legislation. تالیاں ----- This-----

is a thing اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ ہم اس Attitude کا باب بند کریں گے نہیں رکھیں گے اس کو، I just, I wanted to, Another thing which میں نے چھوڑ

دیا کہ یہ جو Exploitation ہے یہ وقت آگیا ہے کہ We have to wage a war against them. ڈاکٹرز نے ایسوسی ایشن بنائی ہوئی ہیں۔ کوئی پی ڈی اے ہے کوئی

ملگری ڈاکٹران ہے، کوئی this ڈاکٹران ہے، کوئی پی ڈی اے ہے؟ What is this?

ساری دنیا میں Doctors have just, میرے خیال میں ' یہ کیا ہے؟ یہ میں کہتا ہوں

یہ رویے جرائم پیشہ لوگوں کی طرح ہم نہیں برداشت کر سکتے اور یہ پیرامیڈیکس ہے، یہ سب لوگ ہیں ہمارے لوگ ہیں، لیکن ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہمارے سسٹم کے

ساتھ Break کرے Even I have to fight a war. تالیاں ----- اگر مجھے

لڑائی خود بھی اکیلے بھی کرنی پڑی تو میں Fight کروں گا Because this is a time

اور ہم لوگوں کو ساتھ لیکر چلیں گے اس لئے ہم اس بلیک میلنگ میں بھی نہیں آئیں گے

اور اس Exploitation میں بھی نہیں آئیں گے مجھے افسوس ہے کہ آنے کی صورت حال

نے ہمیں بہت مشکل میں ڈال دیا۔ اس لئے ہماری مشینری جو ہے وہ Mal functioning



press تو کہہ دوں ناں۔

جناب سپیکر، ہاں ہاں۔

جناب محمد عدیل، کیونکہ میں Mover تھا۔

جناب سپیکر، اچھا Sorry

حاجی محمد عدیل، میں مشکور ہوں سردار صاحب نے بڑی تفصیل سے اپنی ہیلتھ پالیسی اور جو وہ کرنا چاہتے ہیں زیادہ سہولتیں دینا چاہتے ہیں اس پر بات کی ہے اور جو غلط فہمی اخباری خبروں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے وہ انشاء اللہ اب پورے پشاور کے لوگوں اور صوبے کے لوگوں کے ذہن سے نکل جائیگی اس لئے میں اپنی تحریک التواہ پر زور نہیں دیتا ہوں شکریہ۔

جناب سپیکر، اخباری خبروں کے پیچھے نہیں جانا ہے کیونکہ آج تو مجھے اور آپ کو دونوں اس طرح پکڑا ہے کہ اگر میں ان کو عدالت میں لے جاؤں تو پتہ نہیں کیا ہوگا؟ حاجی محمد عدیل، میں تو انشاء اللہ تعالیٰ آج ایک تردید جاری کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، میں تو سچے جیسے ان کو Treat کرتا ہوں میں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس طرح نہ کیا کریں بس۔

بیگم نسیم ولی خان، سپیکر صاحب! دا کوم اخباری خبر چہ ستاسو متعلق راغلے دے نو پہ دے باندے بالکل Priviledge motion ورکول غواہی دا خو داسے خبرہ دہ چہ دا خو بالکل Defaming قصہ دہ کہ داسے قصہ وی خہ بالکل تاسو تہ Request کوم چہ پہ دے سلسلہ کنیں تاسو یو خپل پریویلیج موشن پیش کرنی اور پریویلیج کمیٹنی تہ دغہ خلق راولنی چہ دا کوم خلق داسے قسمہ خبرے کوی۔ خہ خواست کوم دپتی سپیکر صاحب تہ ہم او تاسو تہ ہم چہ Privilege move کرنی۔

جناب سپیکر، د سپیکر خو دا پوزیشن دے چہ دے غریب خپلہ ہیخ خبرہ ہم نہ شی کولے۔ ہاؤس لہ پکارده چہ ہاؤس د سپیکر د پارہ Privilege move کری۔

بیگم نسیم ولی خان، انشا اللہ سبا لہ بہ خدہ دا Privilege motion move کرم ستاسو د پارہ۔

Mr. Speaker: Janab Haji Muhammad Adeel to move his call attention notice no 52.

حاجی محمد عدیل (ڈپٹی سپیکر)، جناب سپیکر! میں مشکور ہوں مجھے اس مسئلے پر ایوان کی توجہ دلانے کی اجازت دی جائے۔ کہ سوئی ناردرن پائپ لمیٹڈ نے پشاور اور اس کی گرد نواح کے علاقوں میں جنوری اور فروری 1997ء سوئی گیس کے بلوں میں کئی سو گنا اضافہ کیا اور انہوں نے رقوم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جس کی وجہ سے لوگوں میں سخت بے چینی پیدا ہوئی اور سخت مشکلات کا شکار ہیں۔ جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑا سا عرض کروں گا۔۔۔

----- قطع کلامی -----

جناب افتخار خان مہمند، بجلی کا بھی۔

حاجی محمد عدیل، افتخار صاحب! آپ بڑے قابل آدمی ہیں ایک کال اٹیشن میں دو مسئلے نہیں چھیڑے جا سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! آج کل جو بل ہمیں ملے ہیں سوئی گیس کے تقریباً پہلے پشاور میں اور اس کے بعد مردان اور صوبے کے دوسرے علاقوں میں جو کہ غیر معمولی طور پر کئی گنا زیادہ تھے جس کی ایک چھوٹی سی مثال میرے پاس ہے۔ کہ نومبر اور دسمبر کے جو بل کسی کا اگر =997/ روپے تھا تو جنوری اور فروری کا بل =24828/ روپے آیا۔ اسی طرح ایک بل نومبر دسمبر کا =65/ روپے تھا تو جنوری اور دسمبر کا =3108/ روپے آیا۔ جناب سپیکر شامد آپ کے گھر میں بھی اور ہمارے گھروں میں بھی

اگر آپ سب دیکھیں تو یہ بل کہیں  $300/=$  or  $200/=$  گنا ہے کہیں ڈیڑھ سو گنا ہے کہیں دگنے ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام میں ایک زبردست بے چینی پیدا ہوتی تھی اور لوگوں نے جلوس بھی نکالے بلکہ اخباری اطلاعات کے مطابق اور میری اپنی اطلاعات کے مطابق بعض جگہوں پر لوگوں نے سوئی گیس کے میٹر بھی توڑے۔ انہوں نے کہا کہ نہ رہے گی بانس اور نہ بچے گی بانسری۔ میٹر ہی توڑ دیں تاکہ بل ہی نہ آئے۔ اس پر ایک دو جلوس اسمبلی میں بھی آئے اور ان سے میری بھی ملاقات ہوئی آپ سے بھی ملے۔ پھر میں نے یہاں کے جو سوئی گیس ناردرن کے کچھ افسران کو میں نے بلا یا ان سے میں بات کی اور میرے پاس کئی سو بل موجود تھے۔ ان سے ملاقات کرنے کے بعد ایک عجیب و غریب انکشاف ہوا۔ پہلا تو یہ تھا کہ عموماً ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سوئی گیس کے بل جو ہیں وہ دو مہینے کے اکٹھے آتے ہیں عام طور پر ' اور یہ دو مہینے کے بھی اکٹھے یعنی بڑی مجبوری ہے عوام کو بڑی تکلیف ہے کہ ایک آدمی کو مہینے میں ایک تنخواہ ملتی ہے لیکن اسے ایک مہینہ تو بل دینا نہیں پڑتا ہے اور دوسرے مہینے اکٹھا بل دینا پڑتا ہے۔ لیکن جب

Detail Discussion ہوئی تو بڑا عجیب لگا کہ جو آج کل بل آرہے ہیں یہ بعض سو دن کے ہیں بعض ایکستر دن کے ہیں بعض سیکھتر دن کے ہیں۔ اور نومبر ' دسمبر میں جو بل آئے وہ پچیس دن کے ہیں۔ بعض بتیس دن کے ہیں۔ اب اس سے دو نقصان Immediate جو ہوئے ہیں کہ پچیس دن کا جو بل آیا تھا اور اس وقت ریٹ کم تھا لیکن Remaining جو اس دو مہینے کے دن تھے وہ اس جنوری اور فروری میں شامل کر دیئے جبکہ ریٹ زیادہ ہو گیا تھا اب ریٹ یہ کس نے زیادہ کیا ہے؟ کیریئر حکومت اور پچھلی حکومت نے ' میں نے Calculation کی ہے انہوں نے تین مرتبہ سوئی گیس کے بلوں میں اضافہ کیا اور یہ جنوری ' فروری کے جو بل ہیں یہ ہمیں تو اب ملے ہیں لیکن یہ اضافی بل ملے ہیں جو کہ کیریئر حکومت نے کیا۔ پہلی مرتبہ پچھلے سال جولائی کے مہینے میں ' 6% بڑھا

پھر اس اکتوبر میں اس میں اضافہ کوئی 15% ہوا، بعد میں مزید اضافہ ہوا اور پھر کیرٹیک نے اس میں مزید 10% Sales Tax شامل کیا۔ میرا خیال ہے کہ اگر میں درست ہوں تو 10% ہی ہے۔ تو یہ تقریباً 40 or 45% اضافہ سوئی گیس کے بلوں میں ہوا۔ اب جو بل اگر ادا ہو جاتا ہے دسمبر کے مہینے میں اور نومبر کے مہینے میں، تو پرانے نرخ کے مطابق ہوتا، لیکن ان مہینوں میں انہوں نے چوتیس اور تیس دن اور اکتیس دن کے دو مہینے کے بل دئے، تو جو باقی دن بچے ہیں وہ انہوں نے شامل کر لئے۔ جنوری اور دسمبر میں اور اس پر ٹیکس بھی لگا دیا اس کا ریٹ بھی Rewrite کر دیا باوجود کہ انہوں نے ایک گنجائش چھوڑی ہے کہ جی Old Rates دو چار دن Old Rates میں کیا۔ اب چونکہ یہ سارا پچھلا جمع شدہ میٹر کی ریڈنگ تھی اس میں شامل ہو گئی۔ ایک تو بل کی قیمت اس طرح بڑھ گئی دوسرا چونکہ اس میں ریٹ کا اضافہ ہوا اس کی اور قیمت بڑھی اور تیسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اکثر میٹر ریڈنگ بھی غلط ہوئی۔ وہ کیسے؟ جناب سپیکر! بعض کیسوں میں جب میں نے جا کر چیک کیا، میٹر ریڈر اور ان کو طلب کیا تو انہوں نے کہا کہ جی آپ میٹر ریڈنگ دیکھ لیں کہ یہ بڑی صحیح ہے۔ اس میں جو درج ہے آج یہ ہمارے جو بل ہیں اس میں تھوڑے سے زیادہ ہے کیونکہ اتنے پانچ دس دن اور بھی سوئی گیس استعمال ہوئی ہے۔ عملاً یہ تھا کہ گزشتہ پورے سال ان کے میٹر ریڈر کبھی بھی ریڈنگ چیک کرنے نہیں گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جنوری 1996ء سے لیکر دسمبر 1996ء تک جتنا Backlog تھا وہ آخری ریڈنگ میں آیا جو کہ انہوں نے فروری میں انہوں نے جاری کیا اور اس میں انہوں نے جو ریٹ چارج کئے وہ فروری اور جنوری 1997ء کا ریٹ چارج کیا ہے اور اس سے بھی ایک بے تحاشا فرق آیا، کیونکہ ہم نے کوشش کی کہ پورے سال کے بھی لوگوں کے بل چیک کریں کہ ان کی اوسط کیا تھی؟ اور یہ آخر دو مہینے میں اتنی کیا تباہی آئی ہے؟ میں نے وہاں آپ کے تعاون سے ایک سیل کھلوایا جو کہ بارہ گھنٹے دن میں کام کرے گا اور چھٹی





پہ ہفتے باندے خو عدیل صاحب دیرہ تفصیلی خبرہ اوکریہ او منسٹر صاحب جواب ہم راکریہ۔ خہ خو بہ دومرہ گزارش اوکریہ چہ ناہم مسئلہ دہ خکہ چہ حکومت د ریت زیاتولو اعلان نہ دے کریے او درادر بلونہ زیاتیری نو دا خبرہ د حکومت پہ مفادو کیں ہم نہ دہ او د عوامو پہ مفادو کیں ہم نہ دہ۔ د حکومت نہ د خلقو دا توقع دہ چہ زرہ مہنگانی چہ کومہ راغلے دہ پہ ہفتے کیں بہ کسے پیدا کیری نو چہ اوس دغسے بے لکامہ مہنگانی شی او بغیر د خہ اعلانہ بلونہ زیات راخی نوپہ دے باندے عوامو کیں دیرہ بے چینی دہ او ستسو پہ وساطت باندے خہ منسٹرانو صاحبانو تہ دا درخواست کوم اوستسو پہ وساطت باندے، دا ایم این اے صاحبان ناست دی چہ دوشی پہ دے باندے ان شان پہ سنجیدگنی سرہ غور اوکری نو مہربانی بہ وی۔

وزیر آب پاشی و آبخوشی، یوسف ترند صاحب چہ کومہ خبرہ اوکریہ نو ما خودا اورنیل چہ مونہ خو %110 د دوشی د خبرو سرہ Agree یواو چہ کوم دا Problems دی، دا پہ بتولہ صوبہ کسے دی او دھر چا د پارہ دا Problems دی مونہ بہ انشا اللہ مرکزی حکومت سرہ دا Discuss کوف چہ ہر مخنگہ کولے شی چہ انشا اللہ دوشی ددے تکالیفو دلر کولو کوشش بہ کوف۔

Mr. Speaker : Mr. Pir Muhammad Khan MPA to please move his call attention notice No. 14.

جناب پیر محمد خان، شکر یہ جناب سپیکر صاحب - بسم اللہ الرحمن الرحیم - محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ایک طرف ہمارا صوبہ مالی بحران کا شکار ہے جبکہ دوسری طرف صوبے میں بلا ضرورت اور بے فائدے کئی ڈویژن قائم کئے گئے ہیں اور ہر ڈویژن

پر کروڑوں کا خرچ آتا ہے جو کہ ایک بوجھ ہے لہذا تمام ڈویژنل دفاتر کو ختم کی جائے کیونکہ یہ صرف ڈاکخانے کا کام کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! پہ دے باندے دا بتول ممبران پوہہ دی، ستاسو پہ وساطت سرہ بہ خہ دا عرض اوکرم چہ د ڈویژنل پوسٹونہ چہ ہرغومرہ دی کہ د کمشنر پوسٹ دے، کہ پہ ایجوکیشن کبن د ہائریکٹر پوسٹ دے کہ پہ محکمہ صحت کبن ہائریکٹر دے کہ پہ سی اینڈ ڈبلیو کبن ایس ای دے کہ نور داسے پہ ایریگیشن، کبن کہ پہ پبلک ہیلتھ کبن یا پہ دے کبن چہ غومرہ دی، دا بتول بے فاندے دی۔ یوہ چیتھنی بہ د ہی سی نہ اوشی ہغہ بہ ہوم دیپارٹمنٹ تہ راخی، بیا بہ پہ مینخ کبن یوہ ڈاکخانہ دہ چہ کمشنر آفس دے ہغے تہ بہ لارہ شی ہلتہ بہ پروت وی غورخے، اود ہغے نہ پس بہ بیا ہغونی ورسرہ یوہ بلہ چیتھنی اولیکی چہ د ہی سی فلانی د فلانسی چیتھنی د فلانی تاریخ مطابق دا کیس مادر اولیبر<sup>کا</sup> اودوی پکبن دا غواری۔ ہغہ بہ راشی ہوم دیپارٹمنٹ تہ، نو کارخو بیا د ہغہ ہی سی اود ہوم دیپارٹمنٹ، پہ مینخ کبن چہ کومہ چیتھنی وی بنیادی کار بہ پہ ہغہ باندے کیڑی۔ خو دا پہ مینخ کبن چہ کومہ ڈاکخانہ دہ، چہ غورخے یو خو پہ دے باندے کار Delay کیڑی اودویم دادہ چہ ہسے د ہغہ پوسٹونو پیدا کولو د پارہ دا یو Exercise شروع شویدے۔ دغہ شان کہ پہ ایجوکیشن کبن ہائریکٹر آفس دے۔ بنیادی کار د ہی ای او د دفتر دے او ورسرہ د صوبے ہائریکٹر دے نو د ہی ای او د دفتر نہ بہ چیتھنی<sup>۲</sup> راشی د صوبے ہائریکٹر تہ بہ راخی۔ پہ لارہ کبن بہ لارہ شی ہغہ بہ ڈاکخانے تہ داخلہ شی د ڈویژنل ہائریکٹر دفتر تہ، ہلتہ بہ ہغہ پروت وی دیر وخت خو داسے اوشی چہ ہغہ ہدو پہ میاشتو پروت وی ہدو<sup>۲</sup> مانع شی۔ خما خپل د سکولونو SNE's<sup>۲</sup> خہ

کیسونه دی او ہفہ ہلتہ پراتہ دی خما خیال دے دیو شپہر میاشتے اوشوے او دیواتہ ، او پراتہ دی ہلتہ د ڈویژنل پائریکٹر پہ دفتر کیں۔ د ہفہ خانے نہ بہ ہفہ ہاکخانہ کیں د ڈویژنل پائریکٹر پہ دفتر کیں بہ ورسرہ یوہ بلہ چیتھنی اوشی چہ د چیتھنی نمبر فلانٹی د فلانٹی تاریخ پہ موجب باندے دا کیس مونہرہ دراو او نا ہی ای او آفس والا چہ دی ، فلا نے شیز غواری یا پوسٹونہ غواری یا شہ غواری۔ ہفہ بہ راشی دلتہ کیں بیا دا Exercise شروع شی۔ دلتہ کیں ہم دیرے محکمے پہ کیں داسے دی شہ دیر کارونہ By hand کوم اکثر ، نوماتہ پہ کیں دیرے دفترے داسے معلومے شویدی چہ د ہفہ ہیج فائدہ نشتہ۔ صرف د ہفہ سرہ بس محوک پہ کیں ہفہ دتہ اوکری چہ Tick mark غونہ کیں اوکری چہ دراو او محوک پہ کیں بیا د Comments د پارہ ئے واپس کری۔ دلتہ کیں ہم دیر شتہ لیکن فی الحال د ڈویژن پہ پوسٹونو باندے شہ خبرہ کوم نو د ہفہ خانے نہ داسے پہ ایجوکیشن کیں بہ ہفہ راشی او دیر وخت بہ پہ ہفہ ، شی او بیا بہ خی پہ مخکین ، داسے پہ ہیلتھ کیں ، کہ دا نورے محکمے چہ کومے دی۔ دا بتولے ، شہ شارٹ کوم دا خبرہ د ٹائم د بچاؤ دپارہ ، تاسو بتول پوہہ یئی۔ دا محومرہ محکمے چہ دی پہ دے کیں ہفہ بنیادی کار د دسترکت آفسر دے او د ہفہ خانے نہ ہفہ صرف ہاکخانے تہ راشی ہفہ ڈویژنل دفتر تہ او پہ ڈویژنل دفتر کیں د ہاکخانے کردار چہ شہ ورخے Delay او شی د ہفہ نہ پس چہ ورسرہ بیا ہفہ چیتھنی ہوہو ہفہ سے پانپ شی او نا حوالہ پہ کیں ورکری چہ د فلانٹی تاریخ د فلانٹی چیتھنی مطابق مونہرہ دا کیس دراو لپٹکا او دوی دا شیز غواری او ہلتہ بیا Direct د ضلعے د افسر ہفہ شیز چہ وی نو دلتہ ہفہ thrash out کیری۔ نو لہا دا نمونہ

صوبہ دیرہ غریبہ صوبہ دہ او بار بار مونری نا فریاد کوؤ خمونری وزیران صاحبان ہم فریاد کوی مونریہ ہم ددوی سرہ دلته چیر چہار اوکرو او ترقیاتی کارونہ ہر مخہ زمونری دغسے خراب شی - نو دا چہ پہ کرورونو روپے خمونری پہ دویتونو باندے صرف د ہاکخانے پہ یو کار باندے لگی نو لہذا کہ دا پوستونہ ختم شی او د دے پہ خانے باندے دسترکت Direct د صوبے سرہ Attach شی نو دا بہ دیرہ زیاتہ فاندہ شی او آسان بہ شی Delay بہ ختمہ شی او د بل طرف نہ بہ صوبے تہ دیرلونے بچت اوشی۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Honourable Minister.

وزیر آبپاشی و آبیوشی، جناب سپیکر صاحب! پیرمحمد خان چہ کومے خبرے اوکریے۔ نو پہ دے باندے خو خمونری دا فیصلہ دہ چہ دا دویتون چہ وو۔ یونٹ نہ مخکیش، ون یونٹ پہ وجہ باندے دا دویتون جوڑشوی وو۔ ولے چہ ہفہ وخت صوبہ نہ وہ نو دے نہ پس چہ صوبہ بیا بحالہ شوہ نو دویتون دفتر بیا ہیخ ضرورت نہ وو۔ مونری دوی سرہ پورہ Agree کوؤ او مونری د دے د پارہ کیبنت کمیٹی پہلا مینتہ کس دا فیصلہ کریے دہ۔ ہفے کس Honourable Minster for Food, honourable Minster for Forest د دوی پہ شریکہ یو کمیٹی جوڑہ شوے دہ او د دوی Findings چہ دی انشاء اللہ دا زر ترزہ بہ مونری تہ راکوی او دے باندے مونری عمل کوؤ او دا رشتیا خبرہ دہ چہ دا دویتون چہ دی، دا بالکل د ہاکخانے پہ حیثیت کارکوی او زمونری صوبہ د دے متحمل نہ دہ چہ مونری د دومرہ اخراجات دے Undevelopment غیزونو باندے اوکرو۔ مونری دوی سرہ Agree کوؤ او انشاء اللہ دا بہ کوو۔

جناب پیر محمد خان ، شکریہ جناب سپیکر صاحب! دا خودوی دیرہ بنہ خبرہ اوکڑہ ، بلور صاحب دیر یو خوڑ سرے دے او دیرے سے خبرے کوی - پہ دے باندے مخکنیں اسمبلی کنیں ہم بنہ پورہ کارروائی شوے وہ بی بی پکنیں وہ او دغہ شان نورکسان پکنیں وو او هغوی ہم بتول پہ دے متفق وو بلکہ د بعض کمشنرانو نہ ما تیوس کرے دے نو هغوی بتول پہ دے باندی متفق وو چہ ددے ہیخ ضرورت نیشته - دا صرف زمونر د پارہ پوستونہ دی نو کہ دا تاسو کمیٹی تہ حوالہ کری نو هلته کنیں بہ خما خیال دے چہ کار بہ Speed up شی -

وزیر آبپاشی و آبپوشی : جناب سپیکر صاحب ! غنگہ چہ ما عرض اوکڑو د مخکنیں حکومتونو خبرہ بہ نہ کوڑ اوس Presently مونر دوی سرہ پہ دے فلور آف دی هاوس دا Commitment کوڑ چہ دا کمیٹی زر ترزرہ خپل Findings بہ ورکوی او مونر دا ، گورنمنٹ ہم غواہی او زمونر د Treasury benches بتول غری دا غواہی چہ مونر دا ڈویژن ختمول غواہو او انشاء اللہ دا زر ترزرہ دا فیصلہ بہ کوڑ ہر یو شے چہ مونر کمیٹی تہ حوالہ کرو \* ++++++ مونر ورته دا وایو چہ مونر کومہ کینت کمیٹی جوڑہ کرے دہ دا بہ زر ترزرہ Findings ورکری -

Nawabzad Mohsin Ali Khan : I am point of order sir. This is absolutely statement which should be taken off the record.

جناب سپیکر : ہسے منسٹر صاحب لہ پکار نہ وو چہ پہ دے طریقہ باندے د کمیٹی دغہ کرے وے۔

\* حکم سپیکر صاحب حذف کیا گیا

He said all the Assembly نوابزادہ محسن علی خان : نا خو بالکل یعنی comitttees do no work .

Other wise وزیر آبپاشی : نا خو ما ہیسے صرف Example ورکے دے ہاوس کمیٹی نہ یادوم ۔

This should be completely نوابزادہ محسن علی خان : نو دا مہربانی اوکے deleted from the record.

جناب سپیکر : دا الفاظ بہ Expunge کرو۔

\* محکم سپیکر حذف کیا گیا۔

وزیر آبپاشی : خما مطلب ہاوس کمیٹی نہ دہ جی ۔ خما د ہاوس کمیٹی مطلب نہ دے ۔ خما چہ کومہ خبرہ دہ چہ ہمیشہ حکومت کومہ خبرہ ختمول غواہی ہفہ عام کمیٹی تہ حوالہ کری ، ہاوس کمیٹی خو مونر پنچلہ بتول ہاوس کنسٹ ناست یو ، مونر غنکہ ووائیو چہ دا کمیٹی غلطے دی ۔

Mr. Speaker: Mr. Iftikharuddin Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No.17.

جناب افتخار الدین ، سپیکر صاحب دیرہ شکریہ ۔ جناب سپیکر صاحب ! میں ایک اہم اور عوامی مسئلہ کی طرف ہاوس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ چند دن پہلے کوہاٹ میں ژالہ باری کی وجہ سے تمام فصلیں تباہ ہو گئی ہیں ۔

جناب سپیکر صاحب ! دلہ خود زراعت منسٹر صاحب نیشہ نوزہ دا وایم چہ زمونر د علاقے صرف یو فصل دے چہ ہفہ د غنمو کروندہ دہ ۔ او چونکہ زمونرہ دیرہ غریبہ علاقہ دہ ، غو ورخے مخکن پہ کوہاٹ ڈویژن باندے خانے پہ خانے دومرہ گلنے شوے دہ ۔ چہ فصلونہ ، بیڑے ، گدے او باغات

تول نے تباہ کرے دی۔ نوزہ دا خواست کوم چہ ددے پارہ دھفے علاقے د پارہ  
دے ضروری محہ داسے اقدام واغستے شی چہ راتلونکی وخت د پارہ غم جور  
نہ شی۔

جناب قیوم خان، جناب سپیکر صاحب! پہ دے سلسلہ کنیں محما یو تحریک  
التواء مخکنیں نہ ہم پر تہ دہ، د ژالہ باری سلسلہ کنیں۔

جناب سپیکر، ہفہ بہ خیل پانم باندے راشی۔

جناب اورنگزیب، جناب سپیکر صاحب! یہ کوہاٹ کے حوالے سے میں بھی کچھ اضافہ کرنا  
چاہتا ہوں کہ کوہاٹ میں امرود کے باغات اور کچھ جانور بھی ہناک ہوئے ہیں ژالہ باری کی  
وجہ سے۔ تو جتنی جلدی وہ جتنی زیادہ ریلیف دے سکیں مہربانی کر کے عطا کی جائے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister please.

جناب فتح محمد خان، (وزیر جنگلات) سپیکر صاحب! مہربانی یو خل مخکنیں ہم  
ما عرض کرے وو چہ چونکہ حکومت سرہ دومرہ فتیز ہم نہ وی او بل دا  
ریلیف ایکٹ کنیں ہم نہ راخی چہ حکومت ددے دپارہ مخصوص رقمونہ  
اینبودی او ہفہ بیا تقسیمیری او خبرہ خودا دہ جی چہ ہر خانے کنیں زمونرہ  
علاقو کنیں پہ تولو علاقو کنیں پہ پاکستان کنیں پہ صوبہ سرحد کنیں گلنے ہم  
کیری، نقصان ہم کیری، خو زمونرہ چونکہ صوبہ دیرہ غریبہ دہ او دومرہ  
وسائل زمونرہ نیشہ دے خزانہ کنیں دومرہ پیسے نیشہ چہ ہفہ موزرہ  
اور سو گنی واقعی خبرہ محہ جدہ پورے تھیک وی، چہ د خلقو نقصان  
کیری۔ خو چونکہ وسائل زمونرہ دیر محدود دی او چونکہ خزانہ کنیں محہ  
شہ نہ ددے وجہ نہ ہر چاتہ، ہفہ مناسب پیسے اونہ رسی۔

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر سر! ڈویژن ہم ختم کر رہے ہیں، پیسہ تو بہت

آجانے گا انشاء اللہ حکومت کے پاس - بات یہ ہے جی کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ فصل بھی تباہ ہو گیا جو زمیندار ہے وہ بھی بیچ میں تباہ ہو گیا - میرے خیال میں اس چیز کو اس قسم کی اہمیت دینا چاہیے جو اہمیت Actually on ground ہے - ریلیف ایکٹ میں Amendment آئی چاہیے ، اگر یہ اس میں نہیں ہے تو قانون یہی اسمبلی بناتی ہے - اسی ایوان میں ----- قطع کلامی -----

جناب سپیکر ، آپ لوگ لاسکتے ہیں نہ جی ، آپ لے آئیں - گورنمنٹ بھی لاسکتی ہے اور سارے ممبرز کا یہ حق ہے -

نوابزادہ محسن علی خان ، اسے گورنمنٹ لے آئیں - The point is sir, we will bring a bill if necessary. If the government does not want to bring a bill, then we will bring the amendment bill.

جناب عبدالرحمن خان ، جناب سپیکر صاحب ! پہ دے ضمن کنس زہ ہم یوہ خبرہ کوم - دا فصلونہ چہ کرلے کیری نو دے تہ خاورے اچولے کیری ، خلقو د بینکونو نہ قرضونہ اغستے وی ، چہ فصل تباہ شی نو دا بینک لہ بہ قرض غوک د کوم خانے نہ ورکوی نو دا مہربانی اوکرنی چہ د زمیندار پہ حالت باندے رحم اوکرنی کہ نورغہ نہ وی نو دا خاورے د پارہ نے چہ کومے قرضے اغستے وی نو دا خو ورتہ معاف کرنی کنہ -

جناب افتخار الدین ، جناب سپیکر صاحب ! دا چونکہ فلہ ریلیف کمیشن ، لکہ غہ رنگے جناب وزیر صاحب او فرمائیل - زہ نا منم خو مسئلہ دا دہ چہ چونکہ دا یو آسمانی آفت دے ، لکہ خرنگے سیلاب راخی ، زلزلہ راخی نو کہ دوی سرہ پہ دے کمیشن کنس غہ لارنہ وی نو کم از کم دا علاقہ خود آفت زدہ قرار کری کنہ - لکہ غہ رنگے عبدالرحمن لالا خبرہ اوکرہ دا یو ریلیف

خو به خلقو ته ملاؤ شي ڪنه غريب خلق دي۔

جناب سپيڪر، جی۔

وزير جنگلات؛ جناب سپيڪر صاحب! اڃانڪه ڇهه محسن علي خان خبره اوکريه زمونڙهه بعض وخت ڪنهن خيالات هم جدا جدا وي، دهغه وجهه دا ده ڇهه ڇهه يو طرف ته دوي وائي ڇهه زمونڙهه غوارو ڇهه خرچونه ڪم شي او زمونڙهه ڊويژننو ڪنهن د ڪم اوشي۔ دهه خانن ڪنهن خما يو تحريڪ التواء هم پروت دهه او ورسره ڪال اٿينشن نوٽس هم دهه، ڇهه هغه وائي ڇهه تاسو په ضلع باندن دهه بالڪل بحث مهه ڪونه، په ڊويژنننو بالڪل بحث مهه ڪونه نور په خرچ اخراجات په ڪم لولو باندن هم بحث مهه ڪونه۔ نو دا تضادات دي په تصوراتو ڪنهن او خيالاتو ڪنهن۔ لکه زمونڙهه د قوم په يو طرف باندن سوچ روان شي او هغه واقعي دا غواري ڇهه دهه صوبن د تعمير او ترقي دپاره هغه اوشي۔ او غير ضروري اخراجات ڪم شي نو واقعي بيا دهه خبرو دپاره گنجائش به وي او حکومت سره به وسائل داسه وي ڇهه هغه دهه جائز خبرو دپاره خرچ ڪيدن شي۔

جناب سپيڪر؛ ڀره جی، د ممبرانو صاحبانو دا مطالبه دهه، ڇهه هغوي وائي ڇهه تاسو په ريلف ايڪٽ ڪنهن ترميم اوکريه۔ تر هغه حده پورن دهه Amendment پڪنهن راولنن، په هغه باندن هغه غور اوکريه، په خپل ڪيبنٽ ڪنهن نه ڪير دنن۔ تاسو په هغه غور اوکريه ڪه د زميندارو د ديحصن آفاتو په راتلو باندن هغوي ته هغه نقصانات ورنن رسي ڇهه حکومت په هغوي سره هغه Further مهرباني ڪولن شي۔

وزير جنگلات؛ تيههڪ شوه ڪنه جی

جناب سپيڪر؛ دا تاسو په خپل ڪيبنٽ ڪنهن ڪير دنن ڇهه خبره اوکريه نو ڪه واقعي

داڻه ، تاسو هم زمينداري، ٽول زمينداري د دے خانے هر ٽومره خلق چه  
 دی نو که واقعی داسے شخه شی وی نو Why don't you bring the  
 amendment.

وزير جنگلات، تيهڪ ده جی قانون کڻي۔۔۔۔۔ (قطع کلامي)۔۔۔۔۔

**Mr. Speaker:** One to bring the amendment..

وزير جنگلات، چه ترميم اوشي نو بيا هر شخه کيدے شی۔

جناب سپيڪر، ترميم که کوني نو اوکرنے نو خما خيال دے This will satisfy  
 all the Honourable Members. د هغوی خو صرف او صرف دا يو ٿرا ده

چه زميندارو ته دے شخه فائده اورسی۔ تاسو په دے باندے خپل کيڻت کڻي  
 کيڻي او شخه غور پرے اوکرتي نو که دا تاسو اوکرتي نو هغه به بهتري۔

وزير آبپاشي و آبخشي، جناب سپيڪر صاحب! ستاسو په وساطت دا عرض  
 کوم چه کله زمونڙه دا Financial crisis لڙ کم شی نو انشاء الله مونڙ به ضرور  
 دا بل پيش کوف او په دے باندے به عمل درآمد کوو۔

جناب نجم الدين: سر! دا منسٽر صاحب! خبره اوکڙه د ضلعو حواله نے  
 ورکڙه، چه تحريک التواء راغلي، مونڙ صرف جی دا خبره کوف چه ڊويزن  
 ختمولو کڻي قوم ته نقصان نيشته۔ ليکن د ضلع خبره کڻي مونڙ تحريک  
 التواء پيش کرے ده۔ زه صرف د دير دسترکٽ متعلق باندے، سبا به په هغه  
 باندے دستکشن هم کوم، زه تاسو ته دا وایم دا خو Call Attention ووکنه۔

جناب سپيڪر، نن خو پرے ٽول ٽانم مه ضائع کوه کنه۔ سبا ته نے پريڙه۔

جناب نجم الدين: سر! ٽول ٽانم پرے نه ضائع کوم ليکن د دوی د پاليسي  
 مطابق دا يوه خبره شوے وه چه مونڙ به په ميرٽ باندے فيصله کوو۔ دوی د

میرت نہ بار روان دی مونر سرہ دے کینی پہ میرتہ دے فیصلہ اوکری او کہ نہ جی انتقامی کارروائی وی چہ یرہ د دیر نہ نجم الدین پاس شوے دے او د ہنے وجے نہ زہ ضلع ختموم یا بل پاس شوے دے نوصاحب! دا زیاتے دے مونر سرہ د کینی او خبرہ دے اوکری او پیر محمد خان صرف دا وئیلی دی چہ ضلعے د Establishی ہنوی لہ دے اختیارات دیر ورکے شی او دویژنہ دے ختم کرے شی۔

### مسودات قانون

#### شمال مغربی سرحدی صوبہ، فنانس ترمیمی بل 1997ء

**Mr. Speaker:** The Honourable Minister for Finance to please move that the North West Frontier Province Finance (Amendment) Bill, 1997 may be taken into consideration.

**Mr. Bashir Ahmad Bilour (Minister for Irrigation):** On behalf of Chief Minister, Mr. Speaker sir, I beg to move that the North West Frontier Province Finance (Amendment) Bill, 1997 may be referred to the Standing Committee under rule 82(b) of the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

**Mr. Speaker:** Do you want that along with the amendments?

**Minister for Irrigation:** Yes.

**Mr. Speaker:** Is it the desire of the House that the Bill along with

the amendment moved by Mr. Ahmad Hassan Khan MPA and Mr. Pir Muhammad Khan MPA may be referred to the appropriate Standing Committee?

The motion was carried

Mr. Speaker : The 'Ayes' have it. The bill along with the amendment is referred to Standing Committee

جناب نجم الدین ، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ نما عرض دا دے چہ د مونغ تا تم ہم دے او دوه بجے دی او نما خیال دے Rules Relaxation پکار دے۔ نما خیال دے چہ د دو بجو نہ اخوا طریقہ کار مخہ دے۔ مونہہ ستاسو نہ Ruling د پارہ درخواست کوو، دوه بجے شوے۔

جناب سپیکر ، چہ سپیکر ناست وی Meaning thereby that the Speaker has impliedly otherwise directed او زما خیال دے ، پہ دے باندے Direct مخہ ترامیم ہم حا جی صاحب پیش کری دی خوفی الحال As the law states, under rule 20, if the Speaker otherwise directs, so when the Speaker is sitting and he is not directing anything

otherwise meaning thereby that by implication I have given my consent that I will finish with this job and then inshallah we will

go for prayer. One thing more

یو شی بل ہم زہ ستاسو پہ نویتس کمنی راولم چہ ناسو تہ چہتی ہم پکین دوه ورخے ملاؤ شوہ۔ یو چہتی چہ کومہ دہ نو خمونہ د پریس والا رورہ چہ دی، دا بتول دیر بٹہ خلق دی۔ خمونہ رورہ دی دا ہاؤس چہ کوم دے دوی د

دے ہاؤس یو حصہ دہ، صبا د دوی الیکشن دے نو دوی نا ریکوسسٹ کرے  
 دے چہ کہ ستاسو پہ ہر یو شے کنس پہ خوشحالیانو، کنس ستاسو پہ  
 الیکشنونو کنس، مونرہ شپہ او ورخ ناست ولار یو، نو خمونر ہم صبا یو  
 الیکشن دے دھے د پارہ مونرہ تہ ہم پکار دی چہ تاسو مونرہ سرہ پہ ہھے کنس  
 نا مہربانی اوکرنی چہ مونرہ بہ دلته کنس نہ شو راتلے - او مونرہ پہ الیکشن  
 کنس دیر Busy یو نو خیر دے کہ لس اتہ منہہ داسے روستوشی نجم الدین  
 خان نو چھتی ہم درتہ یو ورخ مخکنس ملاویدے شی -

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ یہ جو فنانس بل پیش ہوا  
 ہے۔ جو کمیٹی کو ریفر کیا گیا ہے۔ یہ شام میں نے سنا نہیں۔ یہ فنانس کمیٹی کو ریفر  
 کیا ہے یا اسٹینڈنگ کمیٹی آف دی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو؟  
 جناب سپیکر، اسٹینڈنگ کمیٹی کو ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو۔

حاجی محمد عدیل، تو یہ ایگریکلچر کو جانے گا، آپ نے میرے خیال میں فنانس کمیٹی کہا  
 ہے۔ اس کو Correct کر لیں

**Mr. Speaker** : Haji Sahib, the Bill will go to the relevant Standing  
 Committee.

شمال مغربی سرحدی صوبہ ہزارہ یونیورسٹی بل 1997ء

**Mr. Bashir Ahmad Bilour** (Minister for Irrigation) : Mr. Speaker  
 sir, on behalf of Education Minister, I beg to move the North West  
 Frontier Province Hazara University Bill, 1997, may be taken into  
 consideration.

Mr. Speaker : The motion before the House is that the North West Frontier Province Hazara University Bill, 1997 may be taken into consideration at once?

( The motion was carried)

Mr. Speaker : As there is no amendment moved by any honourable Member in Clauses 1 to 54 of the Bill, therefore, Clause 1 to 54 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say "Yes" ( The motion was carried)

Mr. Speaker : Those who are against it may say "No". 'Ayes' have it. Clause 1 to 4 stand parts of the Bill. Preamble also stand part of the Bill. The honourable Minister for Education NWFP to please move that the North West Frontier Province Hazara University Bill, 1997 may be passed.

Mr. Bashir Ahmad Bilour (Minister for Irrigation): On behalf of Minister for Education, I beg to say that the NWFP, Frontier Province Hazara University Bill, 1997 may be passed.

Mr. Speaker : The motion before the House is that the North West Frontier Province Hazara University Bill, 1997 may be passed. Is it the desire of the House that the Bill may be passed?

( The motion was carried)

شمال مغربی سرحدی صوبہ نوادرات کابل 1997ء

Mr. Speaker : The 'Ayes' have it. The bill is passed. The honourable Minister for Archeology and Musium NWFP to please move that the North West Frontier Province Antiquities Bill, 1997 may be taken into consideration at once. Honourable Archeology Minister NWFP.

Haji Sanaulah Miankhei (Minister for Health): Mr. Speaker sir, I beg to move that the North West Frontier Province Antiquities Bill, 1997 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : The motion before the House is that the North West Frontier Province Antiquities Bill, 1997 may be taken into consideration at once. Is it the desire of the House that the Bill be taken into consideration at once?

(The motion was carried)

Mr. Speaker : 'Ayes' have it. Since ....(Interruption)....

Nawabzada Mohsin Ali Khan : Point of order, sir, the Bill has been taken into consideration. Could now the Minister explain to us what this Bill about.

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبیاری) یہ پاس ہو گیا۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan : Sir, it has been taken into consideration not for pass sir, it has been taken into consideration.

Mr. Speaker : You should have given some amendment to the Bill,

then move.

Nawabzada Mohsin Ali Khan : Sir, I don't amend the Bill. I just like to know what the Bill is about. He should explain what the Bill is?.

Mr. Speaker : If you want an explanation....

Nawabzada Mohsin Ali Khan : We have no objection on the passing the Bill sir.

Haji Sanaullah Miankhel (Minister for Health): The Bill is lying on the table, and every Member has seen it.

Mr. Speaker : The bill was place on the table and you know everything.

Nawabzada Mohsin Ali Khan : Let Haji sahib a few words about it.

جناب سپر محمد خان، ممبران پہ دے پوہہ کرنی چہ پہ دے کنیں نے مخہ لیکلی دی

Nawabzada Mohsin Ali Khan : Sir, you are axing the thing...  
(interruption).....

جناب سپیکر، بل نے پروں Table کرے دے - تاسو ته نے درے ورخے نویتس  
در کرے دے هر مخہ موکتلی دی -

Mr. Bashir Ahmad Bilour ( Minister for Irrigation) Sir, we will

explain all the thing sir.

**Nawabzada Mohsin Ali Khan** : let sir..... ( interruption)

**Mr . Bashir Ahmad Bilour** (Minister for Irrigation):Why I should?. The Bill is lying on the table and you to decide and if you want to make some amendment,you are.....

**Mr . Speaker** : Bashir Khan ,please take your seat .Bahir Khan , please take your seat . Since there is no amendment in the Bill therefore ,Clauses 1to 39 may stand part of the Bill.Those who are in favour of it may say A 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr . Speaker** : 'Ayes' have it. Clause 1 to 39 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Now the honourable Minister for Archeology and Museum NWFP to please move that the North West Frontier Province Antiquities Bill,1997 may be passed?

**Haji Sanaullah Khan Miankhel** (Minister for Health): Mr . Speaker sir , I beg to move that the North West Frontier Province Antiquities Bill,1997 may be passed.

**Mr . Speaker** : The motion before the House is that the North West Frontier Province Antiquities Bill ,1997 may be passed . Is it the desire of the House that the Bill be passed?

(The motion was carried)

شمال مغربی سرحدی صوبہ آبپاشی و نکاس اتھارٹی بل 1997ء

Mr. Speaker : 'A yes' have it. The Bill is passed. The honourable Minister for Irrigation NWFP to please lay on the table of the House the North West Frontier Province Irrigation And Drainage Authority Ordinance, 1997. Honourable Minister Irrigation please.

Mr. Bashir Ahmad Bilour (Minister for Irrigation): Mr. Speaker sir, for the time being the Government don't want to lay the Ordinance.

Mr. Speaker : So, you want to withdraw it.

Mr. Bashir Ahmad Bilour (Minister for Irrigation): Yes.

Mr. Speaker : Is it the desire of the House that he is allowed to withdraw the Bill ?

(The motion was carried)

شمال مغربی سرحدی صوبہ، ہزارہ فارسٹ ترمیمی بل مجریہ 1997ء

Mr. Speaker: Withdrawn. The honourable Minister for Forest NWFP to please lay on the table of the House the Hazara Forest (Amendment) Ordinance, 1997. Honourable Minister for Forest NWFP please.

Mr. Fateh Muhammad Khan (Minister for Forest) Mr. Speaker

sir, I beg to lay the Hazara Forest (Amendment) Ordinance, 1997 on the table of the House.

**Mr. Speaker:** The Ordinance stands laid.

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! نا د دے خنگلو پہ بارہ کنیں نا بل راغلی دے، د آرڈیننس پہ through باندے۔

جناب سپیکر، کوم یو؟

حاجی محمد یوسف خان، نامسٹر صاحب چہ پیش کرو۔

جناب سپیکر، نا خبرہ وروستو دہ۔ نا بیل دے۔

حاجی محمد یوسف خان، پہ ہفے پے پہ ایجنڈا باندے نا نہ دے جی۔

جناب سپیکر، نا تیس تاریخ دے جی۔ نا بہ دغہ کیری۔

حاجی محمد یوسف خان، خہ جی۔

جناب سپیکر، نا کوم یو دے چہ اوس نے Lay کرو۔ نا خو مونہ اوس Lay کرو کنہ۔

حاجی محمد یوسف خان، نا پہ 29th April باندے جی۔ نا جناب وزیر جنگلات صاحب ہزارہ جنگلات ترمیم آرڈیننس کو ایوان میں پیش کریں گے۔

جناب سپیکر، نا نے تاسوتہ پہ Table کینو دو۔ تاسوپہ دے باندے سوچ اوکرتی او پہ درے ورخو کنیں دنہ، کہ محہ پرے تاسو خبرے کول غوارنی او محہ Ammendments پہ کنیں کوئی۔ قطع کلامی۔

حاجی محمد یوسف خان، خما مطلب نا دے چہ قانون سازی خو یو داسے شے دے چہ دیراہمیت نے دے۔ ہزارہ ڈویژن خاص کر اوبیا پہ کنیں مانسہرہ او بتگرام

